مؤلفہ

محمد سراج الدین طالب

سلطنت آصفیہ کے دیوان

حیدر یار خان

شیر جنگ

کے

مختصر حالات

(مؤلفہ)

محمد سراج الدین طالب

سنہ ۱۳۵۱ھ
۱۹۳۲ء
شمس الاسلام پریس چھتہ بازار حیدرآباد دکن
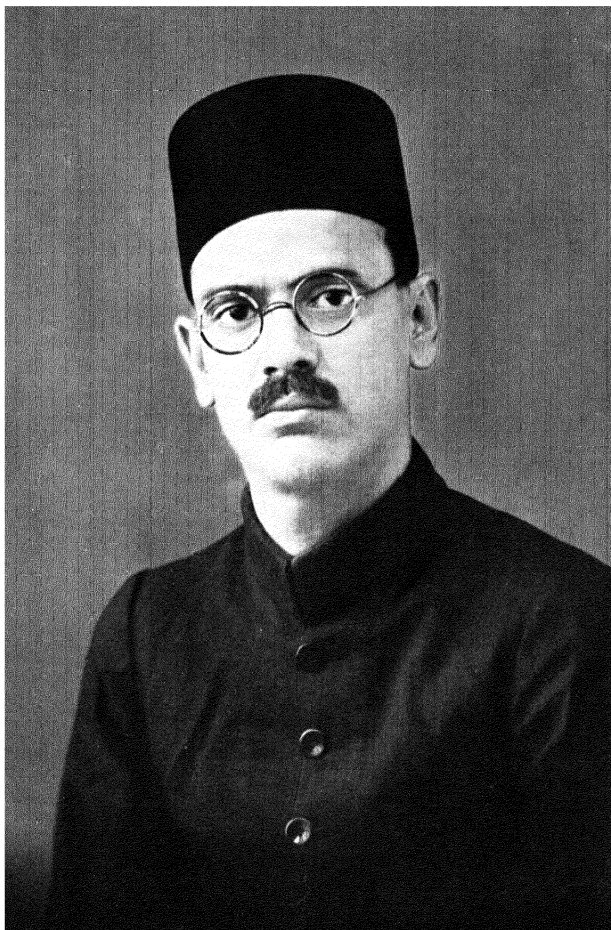
محمد سراج الدین طالب

نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ (جن کا حال اس کتاب میں درج ہے) عالیجناب نوّاب میر یوسف علی خان بہادر سالار جنگ کے مورث اعلیٰ ہیں اسی تعلق کی بناء پر ان چند اوراق کو نواب صاحب ممدوح کی نذر کیا جاتا ہے۔

پیش کنندہ

محمد سراج الدین طالب

فہرست مضامین

نذر

فہرست تصاویر

تعریف کتاب

شیر جنگ صلابت جنگ کے دور حکومت میں دیوان دکن رہے ہیں ان کا عہد ریاست آصفیہ کی تاریخ میں جو کچھ اہمیت رکھتا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے ظاہر ہو گا۔

ان کا کچھ حال صاحب حدیقۃ العالم نے بیان کیا ہے لیکن اُس نے اُس زمانے کی سیاسی حالت کا جس سے شیر جنگ کا تعلق رہا ہے کچھ ذکر نہیں کیا اور نہ ان کی تدریجی ترقی اور جاگیرات کی تفصیل بتائی ہے جس سے اس زمانہ کی عہد آصفیہ کی حالت پر خاص روشنی پڑتی۔ اسی کو محسوس کر کے ہم نے یہ کتاب مرتب کی ہے جو تاریخ عہد آصفیہ کے سلسلہ کی ایک کتاب اور نہ صرف شیر جنگ کے احوال بلکہ ان کے عہد کے جملہ سیاسی حالات پر مشتمل ہے۔ اور آصفجاہ اول کی قایم مقامی کے خانہ جنگی اور نظام علی خان کی ترقی کے اسباب پر محتوی ہے۔

خصوصیات کتاب

۱ ۔ اس کتاب کی تدوین میں اسناد سے بہت مدد لی گئی ہے ۔

۲ ۔ کتاب کے آخر ضمیمہ الف میں شیر جنگ کا شجرہ بتایا گیا ہے ۔

۳ ۔ ضمیمہ ب میں شیر جنگ کے اسناد کا خلاصہ بطور گوشوارہ دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو اسناد کے پورے مطالعہ کی زحمت نہ ہو ۔

۴ ۔ ضمیمہ ج میں اسناد کی پوری نقلیں کر دیگئی ہیں کہ گوشوارہ سے کسی امر کے متعلق تشفی نہ ہو تو اصل سند کے مضمون پر کما حقہٗ واقفیت ہو سکے ۔

۵ ۔ شیر جنگ سے متعلق جتنی تصویریں ہمدست ہو سکیں شامل کتاب کر دی گئیں ۔

اظہارِ امتنان

۱۔ سب سے پہلے عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر دام اللہ اقبالہٗ مستوجب الامتنان ہیں کہ انہوں نے ان چند اوراق کو اپنے نام سے منسوب کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۲۔ مخدومی جناب مولوی سید خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی و مال و ملکی کا شکریہ ادا کرنا بھی میرا فرض ہے کہ مسودہ کتاب کو از اول تا آخر بہ نظرِ امعان ملاحظہ فرمایا۔

۳۔ اگر میں اپنے مخلص مولوی سردار علی صاحب ایڈیٹر تجلی کا شکریہ ادا نہ کروں تو ناانصافی ہوگی کہ انہوں نے کاپی اور پروف کی صحت کر کے میرا ہاتھ بٹایا۔

شکر گزار

سراج الدین طالب

عالیجناب نواب میر یوسف علی خان بہادر سالار جنگ

شیرِ جنگ

حضرت اویس رضؓ قرنی تاریخ اسلام میں ایک جلیل القدر بزرگ ہیں۔ یمن کے قریۂ قرن میں رہتے تھے۔ عہد رسالت میں موجود تھے مگر اپنی نہایت ضعیف والدہ کی خدمت گزاری کی مصروفیت کے سبب آپ کو اس کا موقع نہ مل سکا کہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے۔ اس کے باوجود حضرت اویس رضؓ کو آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ساتھ انتہائی عقیدت تھی جو عشق کے درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔

جنگ احد میں جب آنحضرت صلعم کا دندان مبارک شہید ہوا اس کی اطلاع ان کو ملی تو انہوں نے اس بنا پر کہ نہ معلوم کونسا دانت شہید ہوا ہے اپنے سارے دانت توڑ ڈالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رحلت سے قبل اپنا خرقہ مبارک اویس قرنی کو دینے کی نسبت تاکید فرمائی تھی وہ آخر عمر میں جنگ صفین میں حضرت علی رضؓ

کی طرف سے شریک اور اسی میں شہید ہوئے۔ حضرت اویس قرنیؓ کی اولاد میں اویس ثالث مدینہ منورہ کے متولی اوقاف تھے جو کسی القائے غیبی پر اپنے فرزند شیخ محمد علی کے ہمراہ مدینہ سے نکلے چندے بحرین میں قیام کیا وہاں سے سمندر کے راستہ دکن کے ساحل کوکن سے ہوکر بیجاپور آئے اس زمانہ میں وہاں کی سلطنت کے تخت پر علی عادل شاہ ثانی متمکن تھے جو اُن کی تشریف آوری کو مغتنمات سے تصور کر کے نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے اور بڑے اصرار کے ساتھ انہیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ ان کے لئے بادشاہ نے درگاہ قدم رسول کے قریب عمارات تیار کیں۔ شیخ محمد علی علم و فضل کے زیور سے آراستہ و پیراستہ تھے علی عادل شاہ نے ان کو اپنا دبیر بنایا جو اس عہد کے ممتاز عہدوں میں سے تھا۔ ملا احمد نائتہ[1] کی لڑکی سے ان کا عقد نکاح ہوا۔ شیخ محمد علی کو ان بیوی کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔

(۱) شیخ محمد باقر (۲) شیخ محمد حیدر

---

[1] ملا احمد نائتہ صاحب علم و فضل اور ارباب دانش و کمال سے تھے۔ یاوری طالع سے علی عادل شاہ ثانی بیجاپور کے مورد الطاف ہوکر قلیل عرصہ میں رکن رکین دولت و مدار المہام سلطنت ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد رفاقت عادل شاہ سے دل برداشتہ ہوکر عالمگیر کی ملازمت کا ارادہ رکھ کر موقع کے منتظر رہے۔ حتیٰ کہ عالمگیری سال ہشتم میں راجہ جے سنگھ ثالث ریاست بیجاپور پر متعین ہوئے عادل شاہ اپنی سابقہ غلطیوں کا اعتراف کر کے ملا احمد کو جو تمام امراء سے فہمیدگی و کاردانی میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

علی عادل شاہ نے شیخ محمد باقر کو اپنا میر سامان اور شیخ محمد حیدر کو مستوفی الممالک
بنایا اور شیخ علی خان نے جو عادل شاہی ارکین سے تھے اپنی ایک بہن کو
شیخ محمد باقر کے حبالۂ عقد میں دیا دونوں بھائی (شیخ محمد باقر اور شیخ محمد حیدر)
سکندر عادل شاہ کے عہد تک بیجاپور میں اپنی اپنی خدمات پر مامور و برسرکار رہے۔

صاحب حدیقۃ العالم کا بیان ہے کہ جب[1] مصطفٰے خان (وزیر
سکندر عادل شاہ) سے ان کی ناموافقت ہو گئی تو انہوں نے شاہ عالمگیر کے پاس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اصلاح کار و اعتذار اور تجدید مراتب قول و قرار کی غرض سے راجہ جے سنگھ کے پاس روانہ کیا۔ ملا احمد نے
اپنے ارادۂ دلی کی تکمیل کیلئے اس موقع کو غنیمت جان کر قلعۂ پورندھر کے پاس ۱۰۷۶ھ میں راجہ سے ملکر اپنے عندیہ کا اظہار کیا جب عالمگیر بادشاہ
کو اس کا علم ہوا تو انکی طلب میں فرمان صادر کیا اور براہِ خسروانہ غائبانہ ششش ہزار سوار کا منصب مرحمت کیا اور مرزا راجہ جے سنگھ کو لکھا
کہ ملا احمد حضور میں پہنچنے پر خطاب سعد اللہ خان اور خدمت لائقہ سے سرفراز کئے جائینگے۔ ان کو خرچ راہ دیکر حضور میں روانہ کردو۔ راجہ نے
حسب الحکم دو لاکھ روپیہ ان کو اور پچاس ہزار روپیہ ان کے لڑکے کو دیکر روانہ کیا۔ ملا احمد احمد نگر پہنچکر ناکام انتقال کر گئے ان کے فرزند
محمد اسد نے انتیسویں سال جلوس عالمگیری میں شرف ملازمت حاصل کر کے عطایائے انواع و منصب ہزار و پانصدی دو ہزار سوار
اور خطاب اکرم خان سے سرفرازی پائی۔ ملا احمد کے احمد نگر میں انتقال پانے پر صاحب ریاض مختاریہ نے یہ خیال آفرینی کی ہے کہ احمد نگر
کے نام کی مناسبت نے کہ دونوں میں احمد کا اجتماع تھا ملا احمد کو نہ چھوڑا کہ آگے جائیں۔

[1] حدیقۃ العالم مقالۂ دوئم طبع دوم صفحہ نمبر ۲۸۰

اپنی ملازمت وحضوری کے نسبت عرضی بھیجی۔ لیکن یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ مصطفیٰ خاں سلطان محمد عادل شاہ کے وزیر تھے انہیں کے عہد ۱۰۵۸ھ میں مصطفیٰ خان نے وفات پائی اس بادشاہ کے عہد میں شیخ محمد علی بن اویس ثالث بیجاپور پہنچے بھی نہیں تھے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ مصطفیٰ خان سے موافقت یا ناموافقت ہو۔ شیخ محمد باقر اور شیخ محمد حیدر البتہ سکندر عادل شاہ کے عہد میں موجود تھے اس زمانہ میں پہلا وزیر بہلول خان اور دوسرا مسعود خان ہوا لیکن ہم کو ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی محمد باقر یا محمد حیدر کے ساتھ مخالفت کی کوئی وجہ دریافت نہ ہوسکی اس زمانہ میں البتہ مغلیہ سلطنت کے ہواخواہ دکن کی سلطنتوں کو مغلیہ عمل دخل میں لانیکے لئے کوشاں تھے۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ سیواجی کی شورشوں کو دکن کی سلطنتوں سے بڑی مدد یا پناہ مل جاتی تھی۔ دکن سلطنتوں پر آسانی سے غلبہ پانیکے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہوسکتا تھا کہ ان ریاستوں کے امراء کو پرچا کر اپنا کر لیا جائے اور اس طرح حکومتوں کے زور کو توڑ دیا جائے۔ اس کا امکان اس عہد میں دور از قیاس بھی نہیں تھا کہ اس علاقہ کے حکمرانوں کی کمزوری اور غفلت سے ریاستوں کے امراء خود اپنی ریاستوں سے بددل اور کشیدہ خاطر ہو رہے تھے۔

مذکورہ عرضی کی بناء پر دونوں بھائی سلطنت مغلیہ میں طلب کر لئے گئے

اورنگ زیب عالمگیر کے دربار سے شیخ محمد باقر کو منصب دو ہزاری پانصد سوار اور
شاہ جہاں آباد و کشمیر کی دیوانی سرفراز ہوئی۔ اور ان کے بھائی شیخ محمد حیدر منصب
ہزار و پانصدی اور سہ صد سوار اور بادشاہ زادہ محمد اعظم کی فوج کی دیوانی سے ممتاز ہوئے
ایک عرصہ اس خدمت پر بسر کرنیکے بعد وزیر اعظم اسد خان کے توسل سے شیخ محمد باقر
نے عالمگیر کے حضور میں عرضی گذرانی کہ ہندوستان کی آب و ہوا فدوی کو موافق
نہیں آتی ہے امیدوار ہوں کہ فدوی دکن میں متعین فرمایا جائے۔
بادشاہ نے از راہ عنایت ان کو تل کوکن کی دیوانی تفویض کرکے روانگی
کی اجازت مرحمت فرمائی۔
شیخ محمد باقر دکن میں آکر بڑے اعتبار و وقار سے زندگی بسر کرتے رہے۔
بالآخر خدمت سے مستعفی اور مشروط الخدمت جاگیر سے دست بردار ہوکر اورنگ آباد
میں سکونت اختیار کی تاحیات جاگیر ذات پر قابض و متصرف رہے ۱۱۲۸ھ
میں روضۂ رضوان کی راہ لی۔
شیخ محمد باقر علوم عقلی و نقلی کے جیّد عالم اور اہل صلاح و تقویٰ اور صاحب
تصانیف غرا تھے تلخیص المرام فی علم الکلام انہیں کی تصنیف ہے اور اصول خمسہ
میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں حکمت کے بہت سے مسائل غامضہ بیان کئے ہیں

اس کتاب کے دیباچہ میں وہ لکھتے ہیں کہ علامۃ الزمان وفہامتہ الاقران مولانا محمد فصیح تبریزی نے اس تالیف کو از بائے بسم اللہ تا تائے تمت مطالعہ کر کے روضتہ الانوار و زبدۃ الافکار نام رکھا لیکن اس مقام کے سمجھنے میں مولوی دلاور علی صاحب دانش صاحب ریاض مختاریہ کو تسامح ہوا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ "....[1] ملا محمد فصیح تبریزی نے کتاب مذکورہ دوم کا یہ نام رکھا ہے ورنہ مصنف کا رکھا ہوا نام علامتہ الزماں فہامتہ الاقراں تھا" حالانکہ صاحب حدیقتہ العالم کا بیان یہ نہیں ہے اس کے الفاظ یہ ہیں

"[2] کتاب ضخیم دیگر است در بیان اصول خمسہ کہ بسیارے از مسائل غامضہ حکمت درآں مندرج ساختہ در دیباچۂ این کتاب نوشتہ علامتہ الزماں وفہامتہ الاقران مولانا محمد فصیح بریزی بعد از انکہ این تالیف را از دل تا آخر بشرف مطالعہ درآوردند روضتہ الانوار و زبدۃ الافکار نامیدند۔

ان کے فرزند شیخ محمد تقی نے عہد عالمگیری میں سہ صدی اور بہادر شاہ کے عصر میں پانصدی و پنجاہ سوار منصب پایا۔ اور محمد فرخ سیر کے دور میں اورنگ آباد کے داروغہ جزیہ مقرر ہوئے جب نواب آصفجاہ اول دکن کے حاکم ہوئے تو ان کی پیشگاہ سے ان کو دکن کے تمام قلعہ جات کی داروغگی احتشام سرفراز ہوی وہ

---

[1] ریاض مختاریہ صفحہ نمبر ۲۲ [2] حدیقتہ العالم مقالہ دوم صفحہ ۲۸۸

حیدر یار خان شیر جنگ

سنہ ۱۱۴۵ ہجری میں روانۂ خلد بریں ہوئے شمس الدین محمد حیدر شیر جنگ۔
انہیں شیخ محمد تقی کے فرزند دلبند ہیں یہ سنہ ۱۱۱۳ ہجری میں تولد ہوئے ان کی
ولادت کا مادۂ تاریخ (عالی بخت) ہے۔

صاحب حدائق العالم نے لکھا ہے کہ یہ صغر سنی ہی میں بعہد شاہ عالمگیر
منصب صدی پر ممتاز ہوئے۔ لیکن اس کے صحیح باور کرنے میں تامل ہے
اس وجہ سے کہ یہ سنہ ۱۱۱۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور عالمگیر کا انتقال سنہ ۱۱۱۷
میں ہوا یہ یقین نہیں آتا کہ تسمیہ خوانی سے قبل یا اس کے ساتھ ہی عالمگیری
دربار سے ایسا کوئی منصب ان کو ملا ہو اور اس زمانہ میں نہ ان کے والد محمد تقی
ہی کوئی ایسے اعلیٰ منصب سے ممتاز تھے کہ ان کے لڑکے کو کم سنی میں عالمگیر
جیسا محتاط بادشاہ طلب کر کے اس منصب سے سرفراز کرتا اور نہ ہمارے
دیکھنے میں کوئی ایسی سند آئی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا کہ ان کو عالمگیر کے زمانہ
میں ہی منصب صدی ملا۔ سن رشد کو پہنچنے پر نواب نظام الملک آصفجاہ کی ملازمت
میں دو صدی کے منصب اور داروغگی فیلخانہ سے سرفراز ہوئے۔

شیر جنگ نے اپنے زمانہ دیوانی میں سید شاہ حاجی قاسم علوی سجادہ
درگاہ نعلین مبارک کے نام دو سندیں دی ہیں ان کی عکسی نقول ہمارے

دیکھنے میں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیر جنگ اپنی پچیس سال کی
عمر میں تپ دق سے بیمار ہوئے تھے۔ جب صحت کی امید باقی نہ رہی تو ان کے
والدین نے ان کو ہاتھوں میں اٹھا کر درگاہ نعلین مبارک کے سامنے ڈالدیا کہ
صاحب نعلین ہی اپنے کرامات سے صحت یاب کردیں۔ بیمار کو حالت غشی
میں بشارت ہوی کہ حضرت امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام آگے موجود ہیں اور
فرماتے ہیں کہ اے حیدر یار تجھ کو اس مرض دق سے صحت کلی ہوگئی امت آنحضرت
کے غربا اور آل نبیؐ واولاد علیؑ کو اپنے زمانۂ فراغ بالی میں فراموش نکرنا اور حسن سلوک
ان کے ساتھ مرعی رکھنا۔ اس کے بعد حقیقتہً وہ صحت یاب ہوگئے اور جب
دیوان ہوئے تو اسی واقعہ کو یاد رکھ کر انہوں نے درگاہ مبارک کے سجادہ صاحب
کی معاش سابقہ کو بحال و برقرار کیا۔ انہیں سجادہ صاحب کے نام ایک سند
شیر جنگ کی اور ہے جس سے ایک دوسرا واقعہ انکی زندگی کی نسبت معلوم
ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک روز انہیں سجادہ صاحب کے ہمراہ ہاتھی پر ہودہ میں بیٹھے ہوے
شیر جنگ شیر کے شکار کے ارادے سے نکلے اور بیدر کے مشرقی جنگل میں بارہ
کوس آگے نکل گئے جنگل میں سے ایک شیر نکل آیا۔ شیر جنگ نے گولی چلائی جو اس کے
پیٹ میں لگی اور شیر بھپر کر گرجتا ہوا ان پر گرا ہی چاہتا تھا کہ شاہ صاحب نے

اپنے ہاتھ کے کھانڈے سے اس کے دو ٹکڑے کردئے ۔ اور شیر جنگ بال بال بچگئے

اپنے والد کے انتقال (۱۱۴۵ھ) کے بعد تیس سال کی عمر میں انہوں نے

حسب بیان حدیقۃ العالم سہ صدی منصب پر ترقی پائی اور جب مغفرت مآب

نے محمد شاہ کے طلب کرنے پر دکن میں اپنے فرزند ناصر جنگ کو اپنا نائب مقرر

کرکے شاہ جہاں آباد کا قصد کیا تو اس وقت شمس الدین محمد حیدر کو جوان دنوں

داروغہ فیلخانہ تھے اپنی عرض بیگی کی خدمت سے ممتاز فرمایا ۔ اور اسی کے

ایک سال بعد اسی سلسلہ میں ان کے منصب میں شش صدی کا اضافہ ہوا

اس ترقی منصب کی سند جو ہماری نظر سے گذری ہے وہ گلاب چند متصدی

محمد شاہ کے مہر کی ہے اس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اس وقت

تک حیدر یار خان خطاب نہیں ہوا تھا ۔ اسی وجہ سے سند میں لکھا گیا ہے ۔

" حکم والا صادر شد کہ محمد حیدر ولد محمد تقی از اصل و اضافہ منصب شش صدی

ذات سرفراز باشد "

یہ سند ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۲۲ جلوس محمد شاہی مطابق سنہ ۱۱۵۲ ہجری کی لکھی

ہوی ہے ۔ اس کے ضمن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے قبل وہ دو صد و پنجاہی

منصب پر مامور تھے مغفرت مآب نے اپنے تجویز نامہ کے ذریعہ صدی کی

تحریک پیش کی جس پر دربار شاہی سے چہار صدی کا حکم ہوا اس کے بعد ہی
مغفرت مآب نے مزید دو صدی کے اضافہ کی تجویز پیش کی جس کی رو سے
سنہ ۱۱۵۲ ہجری میں ان کو شش صدی پر ترقی ملی۔ یہ عین اس زمانہ کا اضافہ ہے
جب کہ نادر شاہ ہندوستان میں موجود تھے اور محمد شاہ سے صلح کی گفت و شنید
ہو رہی تھی اور تکمیل صلح میں آصفجاہ کوشاں تھے اور درگاہ قلی خان اور محمد حیدر
ان کی خدمت میں موجود تھے عجب نہیں اس زمانہ کی محنت و جفاکشی اور حسن خدمت
سے خوش ہو کر آصف جاہ نے تھوڑے ہی عرصہ میں دوبارہ اضافہ منصب
کی سفارش و تجویز دربار شاہی میں پیش کی ہو۔

صاحب تاریخ رشید الدین خانی لکھتے ہیں :-

"..... انہیں آواں سنہ ۱۱۵۱ھ میں شمس الدین محمد حیدر کو ساتھ اضافہ
دو سو کے پانصدی منصب اور خطاب حیدر یار خان نواب نے عنایت فرمائے"
لیکن ہمارے دیکھنے میں جو سند آئی ہے اس سے اس قول کی تائید نہیں ہوتی
چنانچہ سنہ ۱۱۵۲ ہجری کی سند میں ان کے نام کے ساتھ کوئی خطاب نہیں ہے
اور نہ اس سے یہ صراحت ہوتی ہے کہ ان کو پانصدی منصب ملا تھا۔ ممکن
نہ تھا کہ سند میں خطاب کا ذکر نہ ہوتا اور منصب کی صراحت اس طرح نہ کیجاتی

جیسا کہ تاریخ رشید الدین خانی میں درج ہے ۔

جس زمانہ میں نادر شاہ ہندوستان میں موجود تھے مغلیہ شاہنشاہ کی طرف سے نواب آصفجاہ بحیثیت وکیل ان کے دربار میں جاتے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے صاحب حدیقۃ العالم کہتا ہے مغفرت مآب کو ان (شیر جنگ) کا اتنا اعتماد تھا کہ جب نادر شاہ کے حضور میں جاتے تو ان کے اور درگاہ قلی خان کی ہمراہی کے بغیر نہ جاتے ۔ صاحب مآثر نظامی کا بیان ہے کہ نادر شاہ کے دربار میں کسی امیر کو یہ اجازت نہیں تھی کہ اپنے ہمراہ کسی کو لیجائے البتہ آصفجاہ کو نادر شاہ نے دو کفش بردار ساتھ رکھنے کی اجازت مرحمت کی تھی لیکن خلاف قاعدہ دو کفش برداروں کے ہمراہ رکھنے کی اجازت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آصف جاہ پر نادر شاہ کی خاص نظر عنایت تھی اور اس موقع پر شیر جنگ اور درگاہ قلی خان ہی کو منتخب کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں پر آصف جاہ کو بڑا اعتماد تھا ۔

ایک پروانہ سے جو ۴ ربیع الاول ۱۱۶۶ھ ہجری کا تحریر کردہ ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اس وقت حیدر یار خان خطاب ہو چکا تھا چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں :-

"..... نوشتہ می شود کہ مبلغ پنج ہزار و سی صد و نود و نہ روپیہ دوازدہ آنہ از پرگنہ مذکور (رائچور) از انتقال فاضل بیگ خان بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت بسالت و معالی منزلت خان صداقت نشان حیدر یار خان بہادر تنخواہ شد۔"

اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ان کو ۱۱۶۶ھ ہجری میں خطاب مل چکا تھا اور چونکہ ان کی ۱۱۵۲ھ ہجری کی سند میں ان کے نام کے ساتھ کوئی خطاب نہیں ہے اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کو یہ پہلا خطاب ۱۱۵۲ھ ہجری اور ۱۱۶۶ھ ہجری کے مابین ملا یہی زمانہ ان کی ترقی کی ابتدا کا زمانہ ہے۔ اس علم کے بعد کہ شیر جنگ ۱۱۵۱ھ ہجری میں آصفجاہ کے عرض بیگی ہو چکے تھے قیاس یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اس مہم میں خاص حصہ لیا ہے جو آصفجاہ اور ان کے صاحبزادے ناصر جنگ کے مابین ہوئی تھی جس کی تفصیل یہ ہے کہ نواب آصفجاہ اول نادر شاہ کی مہم سے فارغ ہو کر ابھی شاہجہاں آباد میں تھے کہ بعض ناعاقبت اندیش امرا[1] کے

---

[1] ان امراء میں بڑے سربراہ کار یہ چار تھے: سید جمال خان (پسر عضد الدولہ) عبد العزیز خاں۔ میر عبد الرزاق خان (صاحب مآثر الامرا) فتح یاب خان، جنہوں نے صاحبزادے کو ورغلان کرا پنے لئے بہت سی جاگیرات حاصل کئے۔ ان کے علاوہ خان عالم دکھنی، سلطان جی، جانوجی، عبد الحسین خان، ابراہیم علی خان، مرزا حسن علی، ناصر قلی خان، وغیرہ بھی شریک مصلحت تھے باقی نام اس وجہ سے معلوم نہیں ہو سکے کہ آصفجاہ نے اس فہرست و مثل کو جو ان ناموں اور ان کے خطوط پر مشتمل تھی پڑھے بغیر تلف کرا دیا تاکہ ان میں سے کسی کی طرف سے ان کو کوئی برا خیال پیدا نہ ہو۔

اُکسانے پر ناصر جنگ نے اپنے والد کے خلاف مرضی بعض انتظامات کئے اور چاہتے تھے کہ اُن سے کلیتاً منحرف ہوجائیں۔ اس کی اطلاع ملنے پر نواب آصفجاہ نے بہ نفس نفیس اس آتش کو فرو کرنیکی طرف توجہ فرمائی اور صاحبزادے صاحب (ناصر جنگ) کو اپنی طرف سے فہمایش کرنے اور ان کے طرفدار امراکو ان کی جنبہ داری سے روکنے کے لئے جہاں چند خاص امراکو مامور کیا وہاں حیدر یار خان شیر جنگ کو بھی خاص طور پر نامزد فرمایا شیر جنگ نے نواب آصف جاہ کی جانب سے ناصر جنگ کو یہ تاکید کی کہ نواب آصفجاہ کے اس دنیائے ناپایدار سے کوچ کرنیکے قبل ان کا دیدار دیکھ لیں اس سے ناصر جنگ نہایت متاثر ہوے اور یہ تصور کیا کہ والد ضعیف ہیں اور ممکن ہے کہ قریب مرگ ہوں ایسی صورت میں انکو ناخوش کرنا مناسب نہیں ہے وہ انتقال کرجائیں تو پھر خود ہی ریاست کے مالک بنجائیں گے اِدھر اکثر ان کے موید امراء بھی ان سے علیحدہ ہو گئے تھے ان دونوں امور سے وہ متاثر ہو گئے۔

لیکن بتقاضائے غیرت وہ اپنے والد کے حضور میں جانے سی جھجکتے تھے اس لئے جنگ کے ارادے سے باز آکر حضرت برہان الدین غریب کے روضہ میں اقامت گزیں ہوے۔ اس کے بعد آصف جاہ نے موسم باراں کی وجہ سے

اپنی فوج کو رخصت کر دیا جس کی اطلاع ملنے پر ناصر جنگ نے بعض ناعاقبت اندیشوں کے اغواء سے وہاں سے نکلکر فوج فراہم کی اور باپ سے جنگ کرنے پر مکرر آمادہ ہو گئے آصفجاہ نے اپنی رہی سہی فوج مدافعت کے لئے ترتیب دی دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا جنگ میں ناصر جنگ کا فیلبان مارا گیا اور ان کے ہاتھی کو آصفجاہ کے امراء نے گھیر لیا۔ لشکر خان ناصر جنگ کو اپنے ہاتھی پر بٹھا کر آصفجاہ کے پاس صحیح و سالم لیگئے اس کے بعد وہ نظر بند کر دئے گئے۔

اس زمانہ کی اکثر تاریخیں ان کے تذکرے سے خالی نظر آتی ہیں اور اسی وجہ سے ہم کو ان کے حالات کی تلاش میں زیادہ دقت اور کم کامیابی ہوئی ان کے عہد کے جو کچھ اسناد اور پروانے ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صلابت جنگ کی تخت نشینی سے پیشتر ان کی شخصیت جاہ حیثیت رکھتی تھی البتہ صلابت جنگ کے دوران حکومت میں شیر جنگ نے کاروبار سلطنت میں اچھا حصہ لیا ہے اور مناسب مناصب و خدمات سے سربلند ہوئے لیکن ایسے واقعات و کاروبار جن میں وہ مصروف و مشغول رہے ہیں تاریخ میں تفصیل سے نہیں ملتے۔

صلابت جنگ جس وقت علاقہ کرناٹک میں ریاست پر متمکن ہوتے ہیں۔

اس وقت شیر جنگ آصفیہ لشکر میں موجود تھے اور اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ صلابت جنگ کی قائم مقامی کے معاملہ میں انہوں نے بڑی جراءت سے کام لیا ہے۔

اس حقیقت سے واقف ہونیکے لئے یہ ضرور ہے کہ اس خانہ جنگی سے کچھ واقفیت حاصل کیجائے جو آصفجاہ کے انتقال کے بعد ان کی قائمقامی کے لئے ان کے ورثاء میں پیدا ہوگئی تھی اور وہ اس طرح ہے :۔

آصفجاہ کے بعد ناصر جنگ ان کے قائم مقام ہوے لیکن ان کے نواسے مظفر جنگ نے ان کی قیادت کو تسلیم نہ کیا اور فوجداری کرناٹک کے دعویدار (چندا صاحب) سے باہمی مصالحت کر کے ناصر جنگ سے مقابلہ کی تجویز کی۔ اس کی اطلاع پر ناصر جنگ اپنی بھاری فوج کے ساتھ ان کی فہمائش کے لئے علاقہ کرناٹک کی طرف روانہ ہوئے۔

بعض عہدہ داروں کی حکمت عملی اور لسّانی کی وجہ سے انہوں نے بہت جلد مظفر جنگ پر قابو پایا۔ اور ان کو نظر بند کر کے اپنے ساتھ لے چلے اس عرصہ میں حسین دوست خان عرف چندا صاحب (دعویدار فوجداری کرناٹک) کی افہام تفہیم پر فرانسیسی گورنر ڈوپلے مظفر جنگ کا طرفدار ہوگیا اس فرانسیسی گورنر کو

یہ توقع پیدا ہو گئی کہ۔ اگر مظفر جنگ مسند ریاست پر متمکن ہو جائیں تو وہ فرانسیسیوں کے حق میں بہت سے رعایات مرعی رکھیں گے اور یہی توقع چند اصاحب کو بھی اپنے نسبت پیدا ہو گئی تھی اس بناء پر ان دونوں نے ناصر جنگ کے خلاف ان کے پٹھان سرداروں کو ورغلانا اور ان کو یہ امید دلائی کہ اگر مظفر جنگ ان کی جگہ تخت نشین ہوں تو ان کو بہت سے فوائد و منافع حاصل ہوں گے۔ چنانچہ اسی توقع میں ان افغان سرداروں نے ناصر جنگ کو شہید کر دیا اور ان کی جگہ مظفر جنگ تخت نشین ہوے۔ لیکن جب ان پٹھان سرداروں کو ان کے حسب دلخواہ کوئی فائدہ نہیں پہنچا اور نہ فرانسیسیوں نے ان کی کوئی سفارش کی تو وہ ان کے بھی مخالف ہو گئے اور جنگ کے لئے موقع کی تلاش کرنے لگے یہاں تک کہ مظفر جنگ جب اپنی فوج کے ساتھ اپنے مرکز حکومت کی طرف لوٹنے لگے تو خفیہ طور پر یہ منصوبہ قرار دیا کہ ان کی فوج کو رائچوٹی سے آگے بڑھنے نہ دیا جائے اسی کے پاس ایک گھاٹی میں ان سے جنگ کریں اور چھیڑ کے لئے مظفر جنگ کی فوج پر چھاپہ مارنے لگے ایک دفعہ ہمت بہادر خان سردار کرنول کے سپاہی مظفر جنگ کی فرانسیسی فوج کے ارابے اور کچھ سامان لوٹ لے گئے ان کی اس سرزوری پر فرانسیسی سردار موسی بوسی کو طیش آگیا اس نے

مظفر جنگ سے التجا کی کہ ۔ ان پٹھانوں سے اس کی نسبت باز پرس کیجائے
انہوں نے اس وقت بلطائف الحیل درگذر کرنا چاہا ۔ بوسی کو یہ ناگوار ہوا اس نے
آصفجاہ کے صاحبزادے صلابت جنگ کا ہاتھ پکڑا اور مظفر جنگ سے یہ کہکر
اٹھا کہ "میں ان صاحبزادے کو لیکر حملہ کر دیتا ہوں" جب اس طرح بوسی نے
جنگ کا آغاز کر دیا تو مظفر جنگ بھی میدان جنگ میں نکل آئے ۔ اس موقع پر
ایک تو ان کی فوج بھی زیادہ تھی اور دوسرے یہ کہ ان کے ساتھ فرانسیسی باقاعدہ
فوج بھی خاص تعداد میں تھی اور اس کا توپخانہ خاص اہمیت رکھتا تھا جس کے
آگے افغان سرداروں کی پیش نہیں جا سکتی تھی اس لئے پٹھان بھاگ کھڑے
ہوئے ۔ لیکن جب دور نکل کر انہوں نے یہ دیکھا کہ مظفر جنگ کی فوج کا اکثر حصہ
ان کے تعاقب میں ہے اور قلب فوج ایک اور جگہ پر ہے تو انہوں نے
معاً اپنا رخ بدل دیا اور راستہ کاٹ کر آناً فاناً قلب پر آگرے جس میں مظفر جنگ
بھی موجود تھے ۔ اس کشت و ریز میں مظفر جنگ کا کام تمام ہوگیا ۔ لیکن ان کے
دیوان رگھناتھ داس کی ہوشیاری سے میدان مظفر جنگ کی فوج کے ہاتھ رہا اور
باغیوں میں سے دو پٹھان سردار مارے گئے ۔ باقی پٹھان فوج بھاگ گئی ۔ اس کے
بعد رگناتھ داس نظام علی خان کی خواصی میں آبیٹھے اور ان پر مورچھل جھلنے لگے

جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی جانشینی تسلیم کر لی گئی۔ مگر موسی بوسی جس نے
صلابت جنگ کو ہمراہ لیکر جنگ کی ابتدا کی تھی۔ یہ چاہتا تھا کہ مظفر جنگ کے قایم
مقام صلابت جنگ ہوں تاکہ اس تصور سے کہ ان کو موسی بوسی کی وجہ سے
ریاست ملی ہے اس کے زیر بار احسان رہیں اور ان تمام مراعات کے علاوہ مزید
رعایات مرعی رکھیں جو مظفر جنگ نے اس کے اور اس کی قوم کے حق میں جائز
قرار دی تھیں۔ رگھناتھ داس کو گمان تھا کہ صلابت جنگ کے رئیس ہونے پر خدمت
دیوانی ان سے منتزع ہو جائیگی اس لئے وہ چاہتے تھے کہ اپنا منتخب کردہ شخص
رئیس ہو تاکہ وہ ان کی خدمت ان پر بحال رکھے۔ اس موقع پر بقول صاحب گلزار
آصفیہ شیر جنگ نے کہا۔

"با[۱] وصف بودن برادر بزرگ برادر خرد را بر سریر سلطنت
نشانیدن خلاف آئین خاندان آصفیہ است"

اور آگے بڑھ کر صلابت جنگ کو نذر دی جن کی اتباع اور امرائے بھی
کی۔ رگھناتھ داس کی تسلی اس طرح کر دیگئی کہ ان کے رئیس ہونیکے بعد بھی وہی
دیوان قرار دئے گئے۔ لیکن اس واقعہ کو صاحب تاریخ ظفرہ نظام علی خان سے

---

[۱] گلزار آصفیہ صفحہ ۱۹

متعلق کر کے لکھتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

"نواب میر سید محمد خان بہادر صلابت جنگ از نا بعمر بزرگ ہستند[1]

ریاست بذاتِ ایشان سزاوار است"

ممکن ہے کہ اس تخیل کو پہلے پہل شیر جنگ نے ہی نظام علیخاں کے ذہن نشیں کیا ہو۔ بہرحال یہ امر مسلم ہے کہ اس موقع پر فرانسیسی قوت بڑھی ہوی تھی اور اس اعتبار سے ان کے مفاد کو نظر انداز کرنے میں قباحتیں تھیں اور اپنی قوت کے ساتھ موسی بوسی کو یہ نہایت آسان تھا کہ امرائے ریاست میں سے بعض کو اپنے ساتھ متفق کر لے اس امر کے مدنظر اگر موسی بوسی نے اور امرا کے منجملہ شیر جنگ کو بھی اپنا موئد بنایا ہو تو کچھ عجب نہیں اور بمقتضائے وقت ممکن ہے کہ انہوں نے دوسرے امرا کے خیال کے خلاف اپنا وہ خیال ظاہر کیا ہو جس کا ذکر صاحب گلزار آصفیہ نے کیا ہے۔

صلابت جنگ کی تخت نشینی کے بعد شیر جنگ کے مدارج میں درجہ بدرجہ ترقی ہوتی رہی جسکو لازماً ان کی اس جرأت کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے جو صلابت جنگ کی قیام مقامی کی نوبت پر اُن سے ظہور میں آئی تھی۔ پونہ کی مہم سے فارغ ہو کر جب

---

[1] تاریخ ظفرہ صفحہ ۱۲۰

صلابت جنگ حیدرآباد لوٹے تو اس مہم کی بخیر خوبی و فتح و نصرت انجام پانیکی خوشی
میں جہاں او رامرا کے خدمات اور عہدوں میں تبدل و سرفرازیاں ہوئیں وہاں ان کو
بھی ایک جاگیر سرفراز ہوئی۔ اُن کے جتنے اسناد ہمیں دستیاب ہوے ہیں:۔
(اور جن کو ہم نے علی التسلسل ضمیمہ ج میں نقل کیا ہے) اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ ان کی سب سے پہلی جاگیر تھی جو ان کو ۱۱۶۶ھ ہجری میں فاضل بیگ خان کے
انتقال کی وجہ سے پرگنہ رائچور میں ملی۔ (ملاحظہ ہو سند نمبر(۲) مندرجہ ضمیمہ ج) راجہ
رگھناتھ داس دیوان کے قتل ہونیکے بعد خدمت وکالت و دیوانی سید لشکر خان
رکن الدولہ کے سپرد ہوئی تھی اور اُن کے ہواخواہ صف شکن خان المخاطب بہ
عبدالحسین خان ۱۱۶۶ھ ہجری میں دیوانی سرکار پر مامور ہوئے تھے۔ دو ہی سال
بعد طلب تنخواہ اور بعض امور کی بنا، پر جب لشکر خان اور موسی بوسی میں کشیدگی
پیدا ہو گئی اور لشکر خان کو اپنی خدمت سے سبکدوش ہونا پڑا تو ان کے ساتھ ان کے
ہواخواہوں کا طبقہ بھی الٹ دیا گیا۔ انہیں لوگوں میں صف شکن خان مذکور بھی تھے
ان کی جگہ پر صلابت جنگ نے شیر جنگ کو مامور کیا۔ لشکر خان رکن الدولہ کی جگہ
صمصام الدولہ شاہنواز خان وکیل مطلق و مدار المہام ہوئے۔ یہ ناصر جنگ
شہید کے خیر خواہوں سے تھے جن کی شہادت کے بانی مبانی

شاہنواز خان مذکور کی دانست میں فرانسیسی ہی تھے اور فرانسیسیوں کے ہی خواہ اور حلیف مظفر جنگ کو انہیں شاہنواز خان نے ناصر جنگ کے قبضۂ قدرت میں پہنچایا تھا ان وجوہ سے ممکن نہ تھا کہ وہ فرانسیسیوں سے موافقت رکھ سکتے چنانچہ مدار المہامی سے سرفراز ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ان سے مخالفت ظاہر ہو گئی شاہنواز خان دراصل چاہتے یہ تھے کہ فرانسیسیوں کو صلابت جنگ کے دربار اور ان کے ممالک محروسہ سے باہر نکال کر اپنے شہید مربی (ناصر جنگ) کا انتقام لے لیں۔ اپنی اس غرض کی تکمیل میں انہوں نے یہ کوشش کی کہ پہلے ریاست کے امرا اور حاشیہ کو اپنے موافق کر لیں اور جن جن کو اپنا ہم خیال نہ پائیں خدمتوں سے علٰحدہ کرا دیں بدقسمتی سے انہیں متذکرہ مابعد اصحاب میں شیر جنگ بھی تھے۔ ان کی تحریک پر صلابت جنگ نے خدمت دیوانی سرکار سے ان کو علٰحدہ کر دیا جس کو وہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے انجام دے رہے تھے اور ان کی جگہ ابو الفخر خان کا تقرر ہوا۔

اس کے بعد دو تین سال تک کے واقعات تاریخی نہایت اہم اور منصوبوں سے بھرے ہوئے ہیں ان میں سے پہلا واقعہ جنگ ساونور کا ہے جس میں صلابت جنگ نے بالاجی راؤ کو مدد دی ہے۔ اسی جنگ میں ان کی ملازم فرانسیسی فوج کو

جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی جانشینی تسلیم کرلی گئی۔ مگر موسی بوسی جس نے صلابت جنگ کو ہمراہ لیکر جنگ کی ابتدا کی تھی۔ یہ چاہتا تھا کہ مظفر جنگ کے قایم مقام صلابت جنگ ہوں تاکہ اس تصور سے کہ ان کو موسی بوسی کی وجہ سے ریاست ملی وہ اس کے زیر بار احسان رہیں اور ان تمام مراعات کے علاوہ مزید رعایات مرعی رکھیں جو مظفر جنگ نے اس کے اور اس کی قوم کے حق میں جائز قرار دی تھیں۔ رگھناتھ داس کو گمان تھا کہ صلابت جنگ کے رئیس ہونے پر خدمت دیوانی ان سے منتزع ہو جائیگی اس لئے وہ چاہتے تھے کہ اپنا منتخب کردہ شخص رئیس ہو تاکہ وہ ان کی خدمت ان پر بحال رکھے۔ اس موقع پر بقول صاحب گلزار آصفیہ شیر جنگ نے کہا۔

"باوصف[1] بودن برادر بزرگ برادر خرد را بر سریر سلطنت نشانیدن خلاف آئین خاندان آصفیہ است"

اور آگے بڑھ کر صلابت جنگ کو نذر دی جن کی اتباع اور امرائے نے بھی کی۔ رگھناتھ داس کی تسلی اس طرح کردیگئی کہ ان کے رئیس ہونیکے بعد بھی وہی دیوان قرار دئے گئے لیکن اس واقعہ کو صاحب تاریخ ظفرہ نظام علی خان سے

---

[1] گلزار آصفیہ صفحہ ۱۰۶

متعلق کر کے لکھتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

"نواب میر سید محمد خان بہادر صلابت جنگ از ما بعمر بزرگ ترمتمند[1]

ریاست بذاتِ ایشان سزاوار است"

ممکن ہے کہ اس تخیل کو پہلے پہل شیر جنگ نے ہی نظام علیخاں کے ذہن نشین کیا ہو۔ بہرحال یہ امر مسلم ہے کہ اس موقع پر فرانسیسی قوت بڑھی ہوی تھی اور اس اعتبار سے ان کے مفاد کو نظر انداز کرنے میں قباحتیں تھیں اور اپنی قوت کے ساتھ موسی بوسی کو یہ نہایت آسان تھا کہ امرائے ریاست میں سے بعض کو اپنے ساتھ متفق کر لے اس امر کے مدنظر اگر موسی بوسی نے اور امرا کے منجملہ شیر جنگ کو بھی اپنا موئد بنایا ہو تو کچھ عجب نہیں اور بمقتضائے وقت ممکن ہے کہ انہوں نے دوسرے امرا کے خیال کے خلاف اپنا وہ خیال ظاہر کیا ہو جس کا ذکر صاحب گلزار آصفیہ نے کیا ہے۔

صلابت جنگ کی تخت نشینی کے بعد شیر جنگ کے مدارج میں درجہ بدرجہ ترقی ہوتی رہی جسکو لازماً ان کی اس جرأت کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے جو صلابت جنگ کی قایم مقامی کی نوبت پر اُن سے ظہور میں آئی تھی۔ پونہ کی مہم سے فارغ ہو کر جب

---

[1] تاریخ ظفرہ صفحہ ۱۲۰

صلابت جنگ حیدرآباد لوٹے تو اس مہم کی بخیر خوبی و فتح و نصرت انجام پانیکی خوشی میں جہاں اور امرا کے خدمات اور عہدوں میں تبدل و سرفرازیاں ہوئیں وہاں ان کو بھی ایک جاگیر سرفراز ہوئی۔ اُن کے جتنے اسناد ہمیں دستیاب ہوے ہیں (او جن کو ہم نے علی التسلسل ضمیمہ ج میں نقل کیا ہے) اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کی سب سے پہلی جاگیر تھی جو ان کو ۱۱۶۶ھ ہجری میں فاضل بیگ خان کے انتقال کی وجہ سے پرگنہ رائچور میں ملی۔ (ملاحظہ ہو سند نمبر (۲) مندرجہ ضمیمہ ج رلجہ رگھناتھ داس دیوان کے قتل ہونیکے بعد خدمت وکالت و دیوانی سید لشکر خان رکن الدولہ کے سپرد ہوئی تھی اور اُن کے ہواخواہ صف شکن خان المخاطب بہ عبدالحسین خان ۱۱۶۶ھ ہجری میں دیوانی سرکار پر مامور ہوئے تھے۔ دو ہی سال بعد طلب تنخواہ اور بعض امور کی بنا، پر جب لشکر خان اور موسی بوسی میں کشیدگی پیدا ہو گئی اور لشکر خان کو اپنی خدمت سے سبکدوش ہونا پڑا تو ان کے ساتھ ان کے ہواخواہوں کا طبقہ بھی الٹ دیا گیا۔ انہیں لوگوں میں صف شکن خان مذکور بھی تھے ان کی جگہ پر صلابت جنگ نے شیر جنگ کو مامور کیا۔ لشکر خان رکن الدولہ کی جگہ صمصام الدولہ شاہنواز خان وکیل مطلق و مدار المہام ہوئے۔ یہ ناصر جنگ شہید کے خیر خواہوں سے تھے جن کی شہادت کے بانی مبانی

شاہنواز خان مذکور کی دانست میں فرانسیسی ہی تھے اور فرانسیسیوں کے ہی خواہ
اور حلیف مظفر جنگ کو انہیں شاہنواز خان نے ناصر جنگ کے قبضۂ قدرت میں
پہنچایا تھا ان وجوہ سے ممکن نہ تھا کہ وہ فرانسیسیوں سے موافقت رکھ سکتے چنانچہ
مدار المہامی سے سرفراز ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ان سے مخالفت ظاہر
ہوگئی شاہنواز خان دراصل چاہتے یہ تھے کہ فرانسیسیوں کو صلابت جنگ کے
دربار اور ان کے ممالک محروسہ سے باہر نکال کر اپنے شہید مربی (ناصر جنگ) کا
انتقام لے لیں۔ اپنی اس غرض کی تکمیل میں انہوں نے یہ کوشش کی کہ پہلے ریاست
کے امرا اور حاشیہ کو اپنے موافق کرلیں اور جن جن کو اپنا ہم خیال نہ پائیں خدمتوں سے
علیٰحدہ کرادیں بدقسمتی سے انہیں متذکرہ مابعد اصحاب میں شیر جنگ بھی تھے۔
ان کی تحریک پر صلابت جنگ نے خدمت دیوانی سرکار سے ان کو علیٰحدہ کردیا
جس کو وہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے انجام دیرہے تھے اور ان کی جگہ ابوالفخر خان
کا تقرر ہوا۔

اس کے بعد دو تین سال تک کے واقعات تاریخی نہایت اہم اور منصوبوں
سے بھرے ہوے ہیں ان میں سے پہلا واقعہ جنگ ساونور کا ہے جس میں صلابت جنگ
نے بالاجی راؤ کو مدد دی ہے۔ اسی جنگ میں ان کی ملازم فرانسیسی فوج کو

برطرف کرانیکے لئے سازش کی گئی اوراس میں فرانسیسیوں کے مخالفین کو
کامیابی بھی ہوئی لیکن فرانیسی فوج کے عہدہ دار موسی بوسی نے احکام برطرفی کی
عدم متابعت کر کے حیدرآباد پر قبضہ کرلیا اور صلابت جنگ کی فوج سے مقابلہ کی
ٹھان لی ۔ اس عارضی کامیابی کے دوران میں فرانسیسیوں کے مخالفین نے
صلابت جنگ جیسے کمزور طبع رئیس سے متعدد کام اپنے حسب دلخواہ بنالیئے
دو ڈھائی مہینے کی مخالفت کے بعد صلابت جنگ نے موسی بوسی سے مصالحت
کرلی جس کے بعد پھر فرانسیسی قوت کو زور ہوا ۔ یہانتک کہ سندکھیڑ کی جنگ کے
زمانہ میں صمصام الدولہ شاہنواز خان اور نظام علی خان نے ان کے خلاف بڑی
کوشش کی یہ دوسرا واقعہ ہے ۔

اس کوشش میں پہلے پہل نظام علی خان کو ناکامی اور پھر کامیابی ہوئی
اس تدبیر وسعی میں موسی بوسی کا دیوان حیدر جنگ (جس نے معاملات ریاست
میں بہت دخل پیدا کیا تھا) نظام علی خان کے منصوبہ کے موافق قتل ہوگیا جس کے
انتقام میں ان کے طرفدار شاہنواز خان کو بوسی نے شہید کرادیا ۔ اورنگ آباد میں
حیدر جنگ کا قتل ہو چکنے کے بعد نظام علی خان برہان پور چلے گئے ۔ صلابت جنگ
نے اپنی فرانسیسی فوج کے ساتھ ان کا تعاقب کیا لیکن دو ہی روز میں تھک گئے ۔

اور موسی بوسی کے مشورے پر حیدر آباد کی طرف لوٹے کہ اُن دنوں انگریزی کمپنی والے فرانسیسیوں کو سرکاران شمالی اور علاقہ کرناٹک میں برابر دباتے جارہے تھے اور فرانسیسی گورنر موسی لالی کو اپنے علاقہ میں بوسی کے خدمات کی ضرورت تھی اس لئے وہ اس کو طلب کر رہا تھا اس بناء پر موسی بوسی یہ چاہتا تھا کہ صلابت جنگ کو اورنگ آباد میں چھوڑ نیکے عوض حیدر آباد میں چھوڑے اور خود اپنے علاقہ سرکاران شمالی اور وہاں سے علاقہ کرناٹک کی طرف متوجہ ہو تاکہ وقت ضرورت صلابت جنگ سے مدد طلب کرنے میں اس کو آسانی ہو اور اسی طرح ان کو بھی اپنی طرف سے مدد پہنچانے میں تعویق ہونے نہ پائے۔ ماہ ذیقعدہ ۱۱۷۱ھ ہجری میں صلابت جنگ حیدر آباد پہنچے یہاں سے بوسی اپنی فوج لیکر فرانسیسی مقبوضات کی طرف روانہ ہوگیا صلابت جنگ نہایت کمزور رئیس تھے۔ حیدر جنگ کے ہلاک ہونے اور بوسی کے چلے جانیکی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بے یار و مددگار تصور کرنے لگے تھے۔ گو اس موقع پر وہ اپنے بھائی بسالت جنگ کو معاملات میں شریک مصلحت کرتے تھے لیکن ان کی کم عمری کی وجہ سے ریاست کے اہم کاروبار کا بوجوہ احسن چلنا ان سے بھی ممکن نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے ۱۱۷۲ھ ہجری کے آغاز ہی میں نثیر جنگ کو دیوان دکن کی اہم خدمت سے سرفراز کر کے ان سے

مدار المہامی کے اعلیٰ خدمات لینے لگے جس کے متعلق کوئی فرمان یا حکم نہیں ملا اور
نہ کسی تاریخ میں اس کا ذکر آیا ہے البتہ اُن کے بعض ایسے احکام یا اسناد دیکھنے
میں آئے ہیں جو انہوں نے مدار المہامی کی حیثیت سے جاری کئے صلابت جنگ نے
ان کو ۱۹ ار شعبان المعظم سنہ ۶ جلوس عالمگیر ثانی مطابق سنہ ۱۱۷۲ ہجری میں پرگنہ
دونڈگل سے عطائے جاگیر کی ایک سند دی ہے اس میں ان کے نام کے ساتھ
اس عہدہ کی صراحت کی گئی ہے جو ان کی اس خدمت کے متعلق صریحی دلیل ہے
اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"مبلغ ہشت لک و نود و شش ہزار دام از پرگنہ مذکور (دونڈگل)
از محال نواب مغفرت مآب حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر
شہامت و وزارت مرتبت بسالت و ابہت منزلت
مدار المہامی نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ"

اس زمانہ میں جبکہ صلابت جنگ حیدر آباد میں فروکش تھے فرانسیسیوں نے
انگریزوں کے مقابلہ میں ان سے کمک طلب کی جس پر وہ اپنی فوج لیکر مچھلی پٹن
کی طرف روانہ ہوئے لیکن قبل اس کے کہ وہ ان کو مدد پہنچائیں فرانسیسی شکست
پا چکے تھے اب انہوں نے مجبوراً انگریزوں سے صلح کر لی تاکہ اپنے بھائی

نظام علی خان کے مقابلے میں ان سے مدد حاصل کر سکیں اور بعد مصالحت جب انہوں نے انگریزوں سے استمداد کی تو انہوں نے انکار کر دیا اس دوران میں صلابت جنگ کو یہ اطلاع ملی کہ نظام علی خان حیدر آباد کی طرف بڑھ رہے ہیں اس پر صلابت جنگ بھی حیدر آباد کی طرف لوٹے لیکن قبل اس کے کہ یہ حیدر آباد پہنچیں نظام علی خان وہاں پہنچ گئے تھے یہ مضافات بلدہ میں پہنچے تو نظام علی خان ان کے استقبال کو آئے اور ان کو اپنے ساتھ لیکر حیدر آباد میں داخل ہوے اب کاروبار ریاست میں انہوں نے نظام علی خان کو اپنا شریک کر لیا۔

سنہ ۱۱۷۳ ہجری میں زمیندار نرمل نے سرتابی کی تھی اس کی سزا کے لئے دونوں بھائی (صلابت جنگ و نظام علی خان) اس کی طرف متوجہ ہوے۔ اسی مہم میں ان کو بالکنڈہ کے مقام پر یہ پتہ چلا کہ بالاجی راؤ کے مرہٹہ سردار بڑی فوج کے ساتھ حیدر آباد پر یورش کا قصد رکھتے ہیں۔ اس خبر سے مطلع ہو کر وہ زمیندار نرمل سے صلح کر کے بغرض مدافعت قلعہ اودگیر کی طرف روانہ ہوے۔

یہاں سداسیو راؤ بھاؤ کے تحت مرہٹہ فوج کثیر تعداد میں جمع ہو چکی تھی۔ اس لئے نظام علی خان نے یہ خیال کیا کہ بجائے اس کے کہ اسی مقام پر غنیم سے مقابلہ کیا جائے راستہ کاٹ کر اپنے علاقہ کے قلعہ اوسہ پر سے قلعہ دھارور کو

پہنچ جائیں کہ ایک تو قلعۂ اوسہ اور قلعۂ دھارور کی جمع شدہ افواج سے ان کی قوت
میں کافی طور پر اضافہ ہوجائے گا اور دوسرے یہ کہ پونہ وہاں سے نزدیک ہونیکے
باعث مرہٹے اس خطرے سے کہ کہیں سرکار عالی کی فوج پونہ پر حملہ آور نہ ہوجائے
ممالک محروسہ میں دست برد سے باز آکر اپنے علاقہ کی طرف مراجعت کرجائیگی
نظام علی خان کے ایماء کے موافق سرکار عالی کی فوج وہاں سے نکل کر اوسہ تو
پہنچ گئی لیکن وہاں سے دھارور نہ پہنچ سکی۔ راستہ میں مرہٹہ فوج سے بڑا مقابلہ
ہوا۔ سرکار عالی کی فوج ساقہ کو بُری طرح نقصان پہنچا۔ جس سے صلابت جنگ متاثر
ہوگئے اور صلح کے لئے مرہٹوں سے سلسلہ جنبانی کردی کہا یہ جاتا ہے کہ نظام علیخان
صلح سے ناراض تھے اور چاہتے یہ تھے کہ دھارور پہنچکر وہاں کی تازہ دم فوج سے
ملحق ہوجائیں اور پھر مرہٹوں سے اچھی طرح مقابلہ کریں۔ لیکن صلابت جنگ نے
اس سے اتفاق نہ کیا اور نظام علی خان کے منشاء کے خلاف حیدر یار خان
شیر جنگ کو متصدیوں کے ساتھ صلح کی غرض سے مرہٹوں کے لشکر میں بھیجدیا۔
جس پر انہوں نے حسب دلخواہ شرائط پیش کئے جن کی رو سے قلعہ آسیر و قلعہ دولت آباد
و برہان پور و خاندیس وغیرہ جملہ محالات محاصلی ساٹھ لاکھ روپیہ علاقہ سرکار عالی
سے خارج ہوگئے اس امر کی نسبت کہ یہ صلح کس کے ذریعہ تکمیل پائی مورخین میں

باہم اختلاف ہے۔ صاحب مآثر آصفی کا بیان ہے کہ یہ راجہ پرتاب ونت کے ذریعہ طے ہوئی صاحب توزک آصفیہ کہتا ہے کہ اس کی تکمیل سہراب جنگ اور راجہ پرتاونت کے توسل سے ہوئے صاحب حدیقتہ العالم صرف سہراب جنگ کا نام لیتا ہے ممکن ہے کہ سہراب جنگ اور راجہ پرتاب ونت ہی کے ذریعہ شرائط صلح کا تصفیہ ہوا ہو اور اس کے بعد صلابت جنگ نے اپنی صوابدید سے شیر جنگ کو تکمیل و تعمیل شرائط صلح کے لئے اپنی طرف سے مامور کیا ہو۔ جیسا کہ صاحب تاریخ[1] ظفرہ کہتا ہے بہر حال اس صلح سے شیر جنگ اپنی اُن جاگیرات سے محروم ہوگئے جو علاقہ اورنگ آباد وغیرہ میں پرگنہ ہرسول اور والواج میں تھیں اور چونکہ شرائط کی قرار داد سہراب جنگ اور راجہ پرتاب ونت کے ذریعہ ہوئی تھی اس لئے شیر جنگ کو اس تصور کی گنجایش تھی کہ ان شرائط کے تعین میں سہراب جنگ نے اپنے مخالفین (جن میں ایک شیر جنگ بھی تھے) کی جاگیرات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا اس صلح نامہ کے بعد جب شیر جنگ کی جاگیرات مرہٹوں کے سپرد ہوگئیں تو ان کو اُن جاگیرات کے

---

[1] تاریخ ظفرہ صفحہ (۱۴۰)

معاوضہ کے نسبت معروضہ کرنا پڑا جس پر صلابت جنگ نے ۳۔ جمادی الآخر سنہ ۱۱۷۳ھ کو پرگنہ دوندگل سے جس میں ان کی اور جاگیرات بھی تھیں نولاکھ پینتالیس ہزار آٹھ سو دام کی جاگیر معاوضتہً سرفراز کی۔

اودگیر کی صلح کے بعد صلابت جنگ حیدرآباد کی طرف لوٹے اور نظام علیخاں اثنائے راہ سے مچھلی پٹن اور راجمندری روانہ ہوئے کہ اُدھر کے زمیندار سرکار عالی سے منحرف ہو کر انگریزی کمپنی سے مل گئے تھے اور کمپنی والے اس علاقہ پر قابض و متصرف ہو گئے تھے اور یہ باور کرتے تھے کہ ان کو صلابت جنگ کے اُس عہدنامہ کی رو سے جو کچھ عرصہ قبل ان کے اور کرنل فورڈ کے مابین طے ہوا تھا اس حصہ اراضی پر قابض رہنے کا حق پیدا ہو گیا ہے اور اس قبضہ کی نسبت انہوں نے کسی کمک یا پیشکش کی ادائی اپنے اوپر لازم قرار نہیں دی تھی۔ اودگیر کی مہم سے فارغ ہو کر نظام علی خان ادہر متوجہ ہوے۔ لیکن ان کے ادہر جانیکے بعد صلابت جنگ کے بدخواہوں کو موقع ملا کہ ان کو نظام علی خان سے بدظن کرادیں۔ چنانچہ ان کی ترغیب پر صلابت جنگ نے نظام علی خان کو ان کی خدمت وکالت مطلق سے علیحدہ کر دیا اور ان کے عوض مبارز خان کے فرزند حامداللہ خان مبارزالملک کو اس خدمت سے سرفراز کر دیا اور چونکہ مہر نیابت نظام علی خان کے پاس تھی۔ حامداللہ خان

ڈیوڑھي واقع اورنگ آباد

کے لئے ایک نئی مہر کندہ کرائی گئی۔ حامد اللہ خان کاروان اور تجربہ کار آدمی نہیں تھے
اس لئے کا اکا داس مخاطب بہ راجہ رتن چند اور شیر جنگ کے مشورے پر چلنے لگے
جب اس کی اطلاع نظام علی خان کو ہوئی تو ان کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ یہ انہیں
امرا کی کارستانی ہے جو حامد اللہ خان کے پردے میں دیوانی کا کام کر رہے ہیں۔
لیکن صاحب مآثر آصفی اس معاملہ میں کئی امرا کا نام لیتا ہے چنانچہ اس کے
الفاظ یہ ہیں۔[1]

"شیر جنگ پیش ازیں بدیوانی دکن سرفراز شدہ و مہر صلابت جنگ
مجدداً کندہ کنانیدہ بہ اتفاق رائے رایان سنبھولال و حمید اللہ خان
دیوان سرکار و لچھمن راؤ کھنڈا کلہ مختار جمیع امور شدہ بود۔"

بہر حال نظام علی خان یہ اطلاع پا کر فوراً واپس ہوئے۔ اور صلابت جنگ سے
ملکر بہت کچھ کہا سنا اور مہر ان کو واپس کر دی صلابت جنگ نے نظام علی خان کے
پاس خاطر سے خدمت وکالت سے حامد اللہ خان کو علیحدہ کر دیا اور رتن چند کو
بھی خدمت سے برطرف کر کے قید کر دیا۔ اگر اس موقع پر شیر جنگ پیش بینی اور
ہوشیاری کو کام میں نہ لاتے تو ممکن تھا کہ وہ بھی محبوس کر دئے جاتے وہ صورت

---

[1] مآثر آصفی حصہ دوم ورق ۵۶

واقعات کو دگرگوں پاکر قبل از قبل پیشوا کے علاقہ میں چلے گئے اور پونہ کو اپنا مسکن بنایا۔ یہ امر کہ انہوں نے دوسرے مقامات کے مقابلہ میں پونہ کی سکونت کو کیوں ترجیح دے۔ محتاج تصریح نہیں ہے کہ وہ پہلے ہی سے پیشوا اور مرہٹہ سرداروں کے روشناس تھے اور ان سے ایک عرصہ کے تعلقات کی بناء پر ان کو اس امر کا یقین تھا کہ پھر صلابت جنگ اور نظام علی خان کی خدمت میں حاضر ہونے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے میں مرہٹہ سرداران کی مدد و سفارش کریں گے اور ان کو بہت جلد اپنے وطن مالوفہ میں اپنے آقا کی رضامندی کے ساتھ جا رہنے کا موقع ملے گا لیکن ان کے پونہ جانیکے بعد بالاجی راؤ کے انتقال سے مرہٹے خود اپنے معاملات میں سرگرم ہو گئے اس وجہ سے ان کو بہت عرصہ تک کوئی موقع نہیں ملا۔ اور ادہر صلابت جنگ نے خود اپنے آپ کو متلون المزاج بنا رکھا تھا کبھی وہ نظام علی خان کے ساتھ تھے تو کبھی بسالت جنگ کے ہمراہ اور کبھی بعض امیروں کے منشاء پر کاربند ہو جاتے تھے۔ چنانچہ ان کے اسی تلون کی بناء پر آخر ۱۱۷۵ھ ہجری میں ان کو قلعہ بیدر میں منزوی کر کے مسند ریاست پر نظام علی خان آپ متمکن ہوئے انہوں نے زمام ریاست اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد شیر جنگ کی جاگیرات کو ضبط کر لیا اور ان کی واگذاشت کا حکم اس وقت تک نہ ہوا جب تک کہ

وہ پونہ سے آکر حضور میں باریاب نہ ہوے ۔ یہ ظاہر ہے جو زمانہ کہ شیر جنگ نے پونہ میں گذارا ان کی زندگی کا خراب زمانہ تھا کہ نظام علی خان جیسے رئیس کے بگڑنے کی وجہ سے ان کو ممالک محروسہ سے باہر جا رہنا پڑا تھا اور پونہ میں جب پہنچ چکے تو وہاں پیشوا بالاجی راؤ کے انتقال کی وجہ ان کی قایم مقامی اور ان کے کمسن لڑکے کی ولایت و سرپرستی کے متعلق مرہٹہ سرداروں میں مخالفتیں پھیل گئی تھیں اس لئے وہ وہاں بھی کچھ چین اور آرام کے ساتھ نہیں رہ سکے اور جو کچھ ایام وہاں گذارے بدامنی تکلیف اور اس کوشش میں گذارے کہ کسی طرح نظام علی خان کی خوشنودی حاصل کریں اور وہ ممالک محروسہ میں آرہنے کی ان کو اجازت دیدیں اس کا موقع ان کو اس وقت تک نہ ملا جب تک کہ راکس بھون کے گھاٹ پر نظام علی خان کی فوج اور مرہٹوں کا مقابلہ نہ ہوا جس کی تفصیل یہ ہے :-

جنگ راکس بھون ۱۱۷۶ھ ہجری میں پونہ پر حملہ کرنے اور اس کو جلانیکے بعد نظام علیخان بیدر کی طرف واپس ہوے راستے میں ان کو یہ اطلاع ملی کہ رگھناتھ راؤ جو حیدرآباد پہنچکر اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا بے نیل مرام وہاں سے لوٹا اور علاقہ سرکار عالی کو لوٹتا اور تباہ کرتا احمد نگر کی طرف واپس ہو رہا ہے ۔ جانوجی کے مشورے پر

بندگان عالی نے یہ تصفیہ کیا کہ بیدر جانے کے بجائے اورنگ آباد ہی میں ٹھہریں
اور اس غرض سے اس طرف روانہ ہوئے اور دریائے گوداوری کے کنارے
راکس بھون کے گھاٹ پر پہنچے۔ یہاں نظام علی خان اپنے محلات اور کارخانوں
اور فوج کے کچھ حصہ کے ساتھ پہلے دریا پار ہوئے جس سے ان کی فوج کے
دو حصے ہو گئے ایک تو وہ جو ادہر کے کنارے پر رئیس کے ساتھ پہنچ گیا تھا۔
اور دوسرا وہ جو ادہر کے کنارے پر دیوان وقت راجہ پرتاب ونت کے ساتھ
رہ گیا تھا۔ اس کی اطلاع پاکر رگناتھ راو راجہ پرتاب ونت پر ٹوٹ پڑا جانوجی نے
جو اب تک نظام علی خاں کے ساتھ تھا اس موقع پر رگھناتھ راؤ سے خفیہ
ساز باز کرلی اور اپنی فوج کو لیکر راجہ پرتاب ونت سے علیحدہ ہو گیا۔ اس مقابلہ
میں قریب تھا کہ راجہ بہادر کو کامیابی ہو کہ عین اس وقت مراد خان (جس کی
چالبازیوں اور کارگزاریوں سے نظام علی خان اس سے بہت خوش تھے اور
اسی بناء پر راجہ بہادر اور مراد خان میں باہمی چشمک پیدا ہو گئی تھی) کے ایماسے
اس کے ایک آرڈرلی نے راجہ بہادر کے گولی مار دی اور وہ عین میدان جنگ
میں ہلاک ہو گئے جس سے سرکار عالی کی فوج کو شکست ہوئی۔ امرائے بندگانعالی
میں سے جو اس موقع پر شریک جنگ تھے کچھ تو کام آگئے اور کچھ اسیر ہو گئے۔

آئینہ خانہ اورنگ آباد
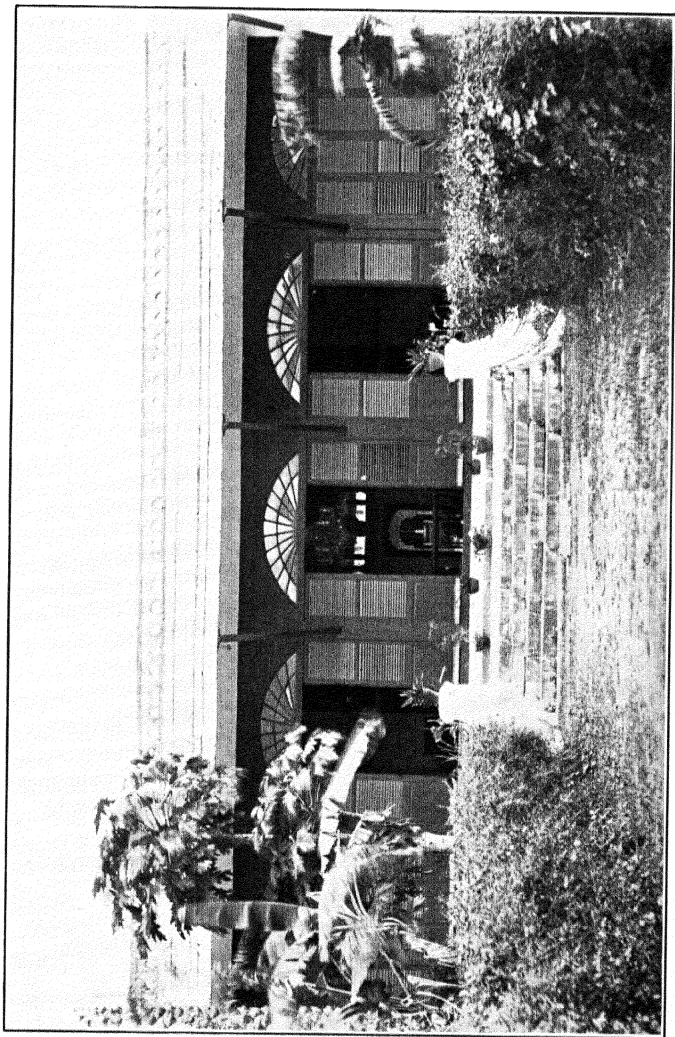
اور جو کچھ ان کے علاوہ رہ گئے تھے وہ فرار ہو گئے۔

ان آخری لوگوں میں موسیٰ خان رکن الدولہ بھی تھے جو راکس بھون سے
بیک جامہ و دستار نکل کر پونہ پہنچے اور شیر جنگ کے پاس اقامت گزیں ہوے
یہاں یہ مطلق سمجھ میں نہیں آتا کہ موسیٰ خان کو اس موقع پر پونہ کی طرف نکل جانیکی
کیا وجہ ہوئی۔ اگر وہ مرہٹہ سردار کے خوف سے فرار ہوے تھے تو یہ ممکن تھا کہ ممالک
محروسہ میں ہی کسی علاقہ کی طرف نکل جاتے یا یہ کہ نہایت آسانی کے ساتھ دریائے
گوداوری کو عبور کرکے نظام علیخان کی خدمت میں حاضر ہو جاتے مضافات میں
اور بہت سے علاقے اور قلعے ایسے تھے جو نظام علی خان کے زیر اثر تھے اور
وہاں کے قلعداران کا خوشی سے استقبال کرتے۔ بہرحال نظام علی خان کو
جب اپنی فوج کی شکست کی اطلاع ملی تو وہ راست اورنگ آباد چلے گئے
وہاں پہنچکر انہوں نے راجہ پرتاب ونت کے پوتے جمنا راجہ کو خدمت دیوانی
سے سرفراز کیا لیکن یہ ابھی کم سن تھے اس لئے ان سے خدمت اچھی طرح ادا
نہ ہو سکتی تھی۔ نظام علی خان یہ چاہتے تھے کہ کسی دیرینہ کار کا تقرر ان کی جگہ کریں
شیر جنگ نے اس موقع کو غنیمت تصور کرکے یہ قرارداد کی کہ موسیٰ خان چونکہ
بندگانعالی کے مقربین سے تھے دیوانی کی خدمت کے لئے ان کا انتخاب ہو اور

موسیٰ خان سے یہ تصفیہ کیا کہ اس سعی کے صلے میں اپنے دیوان ہونیکے بعد وہ کوشش کر کے شیر جنگ کو بلدہ حیدر آباد میں طلب کریں اور ان کی نسبت بندگانعالی کو جو غلط فہمی یا سوء ظنی پیدا ہو گئی تھی اس کو رفع کر کے باریاب کرائیں چنانچہ لچھمی نارا ین شفیق نے اس واقعہ کو حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔

"شیر جنگ[1]۔ آمدن میر موسیٰ خان با دو گوش و بینی غنیمت پنداشتہ بتواضع تمام پیش آمدہ باتفاق محمد مراد خان بنائے صلح گذاشت واز شروط صلح این ہم قرار داد کہ بجائے راجہ پرتاب ونت از انتقالش میر موسیٰ خان مدار کار شود واز میر موسیٰ خان کہ ناآزمودہ کار و سید صاف طینت و مقرب الحضرت بندگانعالی بود۔ عہود و مواثیق مضبوط کرد کہ ہرگاہ ازین جا مخلصی یافتہ بحضور رود و بر مدار المہامی مامور شود عفو تقصیرات شیر جنگ کنانیدہ از جانب مرہٹہ طلب داشتہ دخیل امور جزو کل سازد۔ میر موسیٰ خان از آن حالت کہ زندگانی خود دشوار می دانست منصب جلیل القدر مدار المہامی زیادہ از حوصلۂ خود تصور کردہ با شیر جنگ عہد کرد کہ ما بجائے پسر شمائیم و زندگی ما محض بتوجہ شمامی شود چہ جائے

---

[1] مآثر آصفی جلد دوم ورق (۶۵)

بہ این مرتبہ بلند سرفرازی فرمایند مارا بجز نام و فرمان بری دیگر نخواہد بود...‘‘

اس قول و قرار کے بعد شیر جنگ نے مراد خان کے ذریعہ اس کی کوشش کی جس پر بندگان عالی نے ان کو رکن الدولہ اعتشام جنگ کے خطاب اور خلعت مدار المہامی سے سرفراز فرمایا۔

دیوانی سے سرفراز ہونیکے بعد حسب قرارداد رکن الدولہ نے سب سے پہلے اس امر کی کوشش کی کہ غفران مآب کے دل سے اس سوء ظنی کو رفع کریں جو شیر جنگ کی نسبت ان کو پیدا ہوگئی تھی۔ آخر اس میں ان کو کامیابی ہوئی اور شیر جنگ پونہ سے طلب کئے گئے اور انہیں کے توسط سے شرف اندوز ملازمت ہوئے اور اس بنا پر کہ وہ صلابت جنگ کے عہد میں دیوانی دکن کی خدمت سے سرفراز رہ کر ریاست کے جزو کل امور سے واقف ہو چکے اور لشکر کے عہدہ داروں اور سپاہیوں سے شناسائی رکھتے تھے اور اس کے علاوہ صلحنامہ کی تکمیل بھی انہیں کی صوابدید سے ہوئی تھی وہ امور ریاست و کاروبار سلطنت کے اجرا میں دخیل ہوئے اگرچہ رکن الدولہ بظاہر مدار المہام تھے تاہم جمیع مہمات ریاست کا اجرا حقیقتاً انہیں کی صوابدید سے متعلق تھا۔ صاحب مآثر آصفی اسی واقعہ کو حسب ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

’’... چون[1] (شیر جنگ) از پیشتر واقفیت از نقیر و قطمیر این سرکار و

---

[1] مآثر آصفی جلد دوم ورق (۶۵)

اتفاق باجمیع اعزۂ لشکر و اکثر سپاہ دالشت دخیل کار گردید و جزو کل امور ریاست جانب خود کشیدہ نام مدار المہامی فقط بر ذات رکن الدولہ گذاشت.......''

رکن الدولہ کے دیوان ہونے سے شیر جنگ اور ان کے متوسلین کو بڑی قوت پیدا ہوگئی اور غلام سید خان وغیرہ جو راجہ پرتاب ونت کے طرفدار تھے کمزور ہوگئے اب مدار المہام کو حسب صلاحِ شیر جنگ موقع ملا کہ غلام سید خان سہراب جنگ کو دربار بندگانعالی سے دور کردیں پھر کہیں مہاراجہ موصوف کے طرفداروں کو غلبہ نہ ہو چنانچہ رکن الدولہ نے پیشگاہ حضور سے غلام سید خان کو معین الدولہ سہراب جنگ کے خطاب سے سرفراز اور نظامت صوبہ برار پر مامور کرا کے بندگانعالی کی حضوری سے دور کردیا۔

اس دوران میں افغان سرداکرنول کے اغوا پر بسالت جنگ نے نظام علیخان سے منحرف ہو کر بڑی فوج جمع کرلی اور حاکم کرنول کے ساتھ متفق ہوگئے اس کی اطلاع ملنے پر ۱۱۸۰ھ ہجری میں نظام علی خان ان کی تادیب کی غرض سے ادھونی کی طرف روانہ ہوئے جو بسالت جنگ کا مرکز و مستقر تھا۔ اس سے مطلع ہو کر بسالت جنگ ادھونی سے کرنول جا پہنچے اور وہاں کے قلعہ میں پناہ گزیں ہوگئے بندگانعالی نے

بذریعہ رسل و رسائل انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش فرمائی جسے کہ وہ حاضر دربار ہوئے بندگانعالی نے ان کو خلعت معافی سے سرفراز فرمایا۔ اس واقعہ اور بسالت جنگ کی سوءظنی کو صاحب مآثر آصفی نے نہایت اچھے طریقہ سے ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے

"...... درہمین آوان شجاع الملک بسالت جنگ بہادر بگمان اینکہ قتل صلابت جنگ بہ ایماء بندگانعالی صورت بستہ وآیندہ ہمچنین از طرف خود معلوم نمی شود باغوائے بعضے افاغنہ درخودداری وسرانجام حرب وضرب پرداخت بندگانعالی باستماع این خبر افواج فراہم کردہ بآن جانب متوجہ شدند قریب تم بھدرا (دریائے) رسیدند بسالت جنگ قلعہ کرنول رامضبوط ساخت بندگانعالی بمحاصرہ پرداختہ ابواب موعظت ومصالحت مفتوح ساختند بسالت جنگ عہد وپیمان مستحکم گرفتہ از قلعہ برآمدہ ملازمت کرد بندگانعالی برطبق قرار ومدار بسالت جنگ را بہ صوبہ داری امتیاز گڑھ معہ متعلقہ آن بدستور سابق بحال داشتہ بجانب آرکاٹ وچینا پٹن روانہ شدند۔"[1]

نواب کرناٹک نے ایک عرصہ سے پیشکش نہیں دی تھی اور نظام علی خان کی

---

[1] مآثر آصفی حصہ دوم ورق (۶۷)

سیادت کو تسلیم نہیں کرتے تھے جب ان کو نظام علی خان کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ اپنے مستقر حکومت آرکاٹ سے نکل کر انگریز کمپنی کی حمایت میں مدراس جا پہنچے۔ انگریز کمپنی سے ان دنوں موافقت نہیں تھی اور نہ ان کے ساتھ کوئی باہمی مفاہمت ہوئی تھی اس لئے نظام علی خان نے یہ مناسب خیال کیا کہ چینا پٹن (مدراس) کو اپنا ایک سفیر بھیجیں کہ نواب کرناٹک کو راہ راست پر لائے یا انگریز کمپنی کو مجبور کرے کہ نواب موصوف کو ملازمان سرکار آصفیہ کے سپرد کر دے اور اگر یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو اعلان جنگ کر دے اس سفارت کے لئے شیر جنگ نامزد ہوئے وہ مدراس گئے اور نواب والاجاہ کو نشیب و فراز سے آگاہ کر کے راہ راست پر لگایا اور مقررہ پیشکش بطوع و رغبت ملازمان بندگان عالی میں گزرانا گیا۔ ظاہر ہے کہ ایک منحرف شخص کو موافق کرنے میں شیر جنگ کو کتنی کچھ قابلیت صرف کرنی نہ پڑی ہوگی۔ یہ انہیں کی حسن تدبیر کا نتیجہ تھا کہ نواب کرناٹک نے بے چون و چرا اور کسی فتنہ و فساد کے بغیر سر تسلیم خم کیا۔ اس واقعہ کی نسبت سی یو اچی سن نے صرف اتنا لکھا ہے کہ نظام[۱] نے ۱۷۶۷ء عیسوی م ۱۱۸۱ھ ہجری میں کرناٹک پر حملہ کیا لیکن ان کو پسپا کر دیا گیا۔ خدا جانے پسپا کرنے کا داخلہ اس نے کہاں سے نکالا ممکن ہے کہ

۱؎ ٹریٹیز طبع ۱۹۲۹ء عیسوی جلد (۹) صفحہ (۲)

وہ اس بناء پر پسپائی کو تسلیم کرتا ہو کہ سفیر نظام علی خان نے بھیجا تھا۔ اور عام قاعدہ یہی ہے کہ مغلوب فریق صلح کی ریشہ دوانی کی غرض سے سلسلہ سفارت قائم کرتا ہے۔

اس واقعہ کے بعد جب نظام علی خان اور ان کے ہمراہی امرا کا کیمپ گلبرگہ میں قایم ہوا تو یہاں رکن الدولہ کے ایک کارپرداز مسمی محکم سنگھ کو شیر جنگ کے ایک نوکر عزیز خان نے اس کی تلخ کلامی کی بناء پر قتل کر دیا اس قتل کا بانی مبانی شیر جنگ کو قرار دیا گیا۔ اس سے ممکن تھا کہ ان کو کوئی گزند پہنچ جاتا۔ لیکن محکم سنگھ کی جگہ ان کے بھائی مرار داس کو ملازم کر کے مقتول کے ورثاء کی اشک شوئی اور تسلی کر دی گئی جس سے بات بڑھنے نہ پائی صاحب مآثر آصفی نے اس واقعہ کو الفاظ ذیل میں بیان کیا ہے۔

"در آنجا (گلبرگہ شریف) محکم سنگھ کارپرداز رکن الدولہ نظر برین کہ سخت گیری بدزبانی شعار داشت بردست عزیز خان نامی افغان کشتہ گردید و قاتل سلامت بدر جستہ آستانۂ درگاہِ مذکور (سید محمد گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہٗ) گرفتہ محفوظ ماند و چون آن کس نوکر شیر جنگ بود ورثۂ محکم سنگھ را باعث بدگمانی جانب شیر جنگ شد الحاصل بجائے محکم سنگھ برادرش مرار داس را مخاطب

بہ جگدیو کردہ مقرر ساختند . . . "

نواب والاجاہ کے ساتھ انگریزوں سے جو نظام علی خان کا اتحاد قایم ہوا ہے اس کی نسبت ہسٹری آف دی مدراس آرمی کے مولف کا بیان ہے کہ ۱۷۶۵ء عیسوی میں کلائیو نے شہنشاہ مغلیہ کی عطا کی بنا پر مدراس گورنمنٹ کو یہ حکم دیا کہ

"سرکاران شمالی چونکہ شہنشاہ کی طرف سے کمپنی کے نام انعام کئے گئے ہیں ان پر قبضہ کرلیا جائے" یہ علاقہ سرکار نظام سے متعلق تھا اس سے مطلع ہو کر نظام علی خان نے کرناٹک پر حملہ کرنیکی دھمکی دی جس پر کمپنی کی طرف سے جنرل کلائیو بھیجے گئے اور ۱۲ نومبر ۱۷۶۶ء عیسوی م ۸ جمادی الثانی ۱۱۸۰ھ کو ایک صلحنامہ طے پایا جس سے سرکاران شمالی اس شرط سے کمپنی کے تفویض کئے گئے کہ سالانہ نو لاکھ روپیہ ان کی بابتہ سرکار نظام کو پیشکش کے طور پر دئے جائیں اور گنٹور چونکہ بسالت جنگ کی جاگیر تھا اس لئے ان کے زندگی تک وہ انہیں کے قبضہ میں رہے اور اس وقت تک اس کی نسبت پیشکش میں سے دو لاکھ روپیہ مجرا ہوتے رہیں اور اس کے ساتھ مدراس گورنمنٹ سے ایک دستہ فوج نظام کی مدد کے لئے

---

[۱] ہسٹری آف دی مدراس آرمی جلد اول صفحہ (۲۵۳)

ضمیمۂ ب

گوشوارۂ اسنادِ شیر جنگ

نمبر شمار	نام و خطاب معطیٰ لہٗ	مقدار عطا	نام پرگنہ	تاریخ عطا	کس کی مہر سے اجرائی ہوئی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	محمد حیدر ولد محمد تقی	شش صدی ذات	.	۹ ذیقعدہ سنہ ۲۲ جلوس م سنہ ۱۱۵۳ھ	بمہر گلاب چند منصدی محمد شاہ	حسب تجویز آصف جاہ اول
۲	حیدر یار خان	[illegible] ۱۲/	پرگنہ رائچور	۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۶ھ	بمہر لشکر خان رکن الدولہ دیوان صلابت جنگ	از انتقال فاضل بیگ خان
۳	نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ	[illegible] دام	دوندگل	۳ جمادی الآخر سنہ ۶ جلوس م سنہ ۱۱۷۳ھ	بمہر شیر جنگ و صلابت جنگ	
۴	نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ	[illegible] دام	دوندگل	۱۹ شعبان سنہ ۶ جلوس م سنہ ۱۱۷۳ھ	بمہر شیر جنگ دیوان صلابت جنگ	
۵	نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ	[illegible] دام	دوندگل	۲۹ رمضان سنہ ۶ جلوس م سنہ ۱۱۷۳ھ	؍؍ ؍؍	
۶	نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ	[illegible] روپیہ	؍؍	۲۹ صفر سنہ ۵ جلوس م سنہ ۱۱۷۸ھ	بمہر صمصام الدولہ دیوان نظام علی خان	
۷	نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ	[illegible] دام	حویلی خجستہ بنیاد	۲۹ رجب سنہ ۵ جلوس م سنہ ۱۱۷۰ھ	؍؍ ؍؍	اس سند پر بشیر متعلقان نیر الملک کے نام تنخواہ تھی بعد میں مؤتمن الملک دیگاہ قلی خان کی تنخواہ ہوئی پھر اس سند کی رو سے متعلقان نیر الملک کے نام تنخواہ ہوئی۔

ضمیمہ الف

شجرہ

شیخ اویس ثالث رحمۃ متوطن مدینہ منورہ

شیخ محمد علی داماد ملا احمد مدار المہام علی عادل شاہ ثانی

شیخ محمد باقر میر ساماں دیوان شاہجہاں آباد

شیخ محمد حیدر متوفی الممالک و دیوان افواج محمد اعظم شاہ

شیخ محمد تقی داروغہ احتشام جمیع قلعجات دکن

شیخ شمس الدین محمد حیدر یار خان منیر الملک منیر الدولہ **شیر جنگ** دیوان صوبہ جات دکن عرف منجلے

محمد صفدر خان غیور جنگ اشجع الدولہ خانخاناں دیوان صوبہ جات دکن

تقی یار خان ذوالفقار جنگ

۱ محمد تقی خان اکرام الدولہ اکرام الملک قوی جنگ میر ساماں

۲ حسین خان اشجع الملک شوکت الدولہ نیر جنگ ناظم تحقیقات

۳ علی زماں خان حیدر یار خان غیور جنگ منیر الملک منیر الدولہ میر الامرا

۴ رضا یار خان امین الملک امین الدولہ حسام جنگ

۵ صبیہ منسوب بہ سیف الدولہ سیف الملک سپہدار جنگ عرف مانی میاں

۱ صفدر علی خان اکرام الملک

بہرام علی خان غیور جنگ

۲ عبداللہ حسین قوی جنگ اشجع الدولہ اشجع الملک

میر محمد کاظم — میر محمد علی — میر ولایت علی قوی جنگ — جواد علی جنگ اشجع الدولہ

محمد علی خان ذوالفقار جنگ

۳ محمد علی خان سالار جنگ شجاع الدولہ

میر تراب علی خان سالار جنگ
شجاع الدولہ مختار الملک جی سی ایس آئی ڈی سی ایل

نور النساء بیگم — سلطان بخت بیگم

میر لائق علی خان سالار جنگ
منیر الدولہ مختار الملک عماد السلطنت

میر سعادت علی خان غیور جنگ
شجاع الدولہ منیر الملک

۴ عالم علی خان شیر جنگ سراج الدولہ سراج الملک

نواب میر یوسف علی خان بہادر

سالار جنگ

دئے جانے کا تصفیہ ہوا اس سے غرض یہ تھی کہ اس وقت نظام اور کمپنی دونوں کو
حیدر علی خان کے مقابلے پر نکلنا تھا کہ ان کی قوت روز بروز ترقی کر رہی تھی جس سے
دور اندیشی کر کے انگریزوں نے یہ کوشش کی کہ میسور کے اطراف کی ریاستوں سے
اتحاد قایم کر کے حیدر علی خان کی قوت کو توڑ دیا جائے اور یہی قرین قیاس تھا
انگریز اُن ہمسایہ ریاستوں کے ساتھ اگر متحد نہ ہو جاتے تو وہ خود اُن ریاستوں سے
متفق ہو جاتے یا وہ یکے بعد دیگرے ہر ایک بے یار و مددگار علاقہ پر قابض و
متصرف ہو کر قوی تر بنجاتے اپنی اس کوشش کی پیش رفت میں انگریزوں نے
اپنی فوج کا ایک حصہ نظام کے پاس مامور و متعین کر دیا۔ نظام علی خان کو
حیدر علی خان پر چڑھائی کرنا اس وجہ سے ضروری تھا کہ اب سے پیشتر میسور کا علاقہ
ریاست آصفیہ کے تحت تھا۔ اور یہاں کا راجہ پیشکش ادا کیا کرتا تھا۔ حیدر علی خان
نے اس کو موقوف کر دیا تھا اور سرکار نظام کے بعض علاقوں پر متصرف بھی ہو گئے
تھے لیکن جب وہ اس نئی فوج کو لیکر میسور کی طرف بڑھے تو حیدر علی خان نے
بندگانعالی سے مصالحت کی سلسلہ جنبانی کر دی اور آخر دونوں میں باہمی مفاہمت
ہو گئی جس کو معلوم کر کے وہ انگریزی فوج جو نظام علی خان کے پاس متعین تھی
ان کے پاس سے علیحدہ ہو گئی۔ اور اپنی دوسری انگریزی فوج کے ساتھ متفق ہو کر

ان دونوں سے لڑنے لگ گئی اب حیدر علی خان اور نظام علی خان نے یہ محسوس کیا
کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُدھر انگریز مرہٹوں کو اپنا کر کے ریاست کی دوسری طرف سے
حملہ آور ہو جائیں اور عاقبت اندیشی سے یہ تجویز کی کہ۔ دونوں کے دو سفیر مادھو راؤ
پیشوا کے پاس جائیں اور اس کو اپنے ساتھ اتحاد میں شریک کر لیں اور انگریزی افواج
کو نہ صرف ان کے مغربی علاقہ کی طرف سے اپنے ملک پر حملہ کرنے سے باز رکھیں
بلکہ وہ (پیشوا) خود انگریزی کمپنی کے ان کارخانوں پر جو اُن کے مقبوضات و
علاقوں میں واقع تھے حملہ کر کے اِن کی قوت کے ایک جگہ جمع ہونے کو روکتے
رہیں چنانچہ اسی منصوبے کے تحت حیدر علی خان کی طرف سے چند صاحب کے
بیٹے راجہ صاحب اور نظام علی خان کی طرف سے شیر جنگ اس سفارت کیلئے
منتخب ہوے۔ شیر جنگ کا انتخاب کئی وجوہ پر مبنی تھا جن میں سے دو اہم ترین
یہ ہیں :-

اول تو یہ کہ اسی زمانہ میں وہ مدراس کی سفارت کامیاب طریقہ سے
انجام دے آئے تھے اس لئے ان سے بہتر اس وقت اس کام کے لئے اور
کوئی تجربہ کار شخص نہیں ہو سکتا تھا۔

دوسرے یہ کہ ایک عرصہ تک وہ پونہ میں رہے تھے اور وہاں کے مرہٹہ

عہدہ داروں اور خود پیشوا سے تعارف اور ملاقات اور مرہٹہ سیاست میں کافی طور پر واقفیت بہم پہنچائی تھی اُدہر اس سفارت پر وہ پونہ گئے اور اِدہر انگریزوں سے جنگ چھڑ گئی ۔ ترناپلی کے مقام پر جنگ میں نظام علی خان پسپا ہوے اور اُدہر اسی زمانہ میں انگریزی کمپنی نے ایک رسالہ ورنگل بھیجدیا[1] جس کو تاکید تھی کہ ان کے راستہ میں جتنے قلعے ملتے جائیں اُن پر قبضہ کرتے ہوئے حیدرآباد تک پہنچ جائیں اس سے اندیشہ یہ تھا کہ انگریزی کمپنی کی فوج اُدہر سے حیدرآباد پر قبضہ کرے گی تو نظام علی خان دو تین طرف سے محصور ہو جائیں گے اسی دوران میں انگریزی کمپنی کے ہوا خواہ بھی اس کوشش میں لگے ہوے تھے کہ صورت حال کو نظام علی خان کے ذہن نشین کر کے حیدر علی خان سے علیحدہ کرادیں آخر وہ ان سے پھوٹ گئے اور اپنے دیوان رکن الدولہ کو بغرض مصالحت مدراس روانہ کیا وہ وہاں پہنچے اور مناسب شرایط پر صلحنامہ کا مسودہ طے کرایا اور تکمیل دستخط کے لئے اس کا مبیضہ بندگانعالی کے پاس لیکر حاضر ہو گئے اس درمیان میں شیر جنگ کی سفارت پونہ کا جو کچھ نتیجہ نکلا اس سے باوجود تلاش لاعلمی ہے قیاس یہ ہوتا ہے کہ جس غرض سے وہ پونہ بھیجے گئے تھے انگریزوں سے مصالحت کے بعد وہ قایم نہیں رہی اس لئے شیر جنگ بغیر کسی تصفیہ کے واپس ہو گئے

---

[1] ہسٹری آف دی مدراس آرمی جلد اول صفحہ ۲۵۴

تاوقتیکہ کوئی دستاویزی ثبوت اس کے خلاف نہ ملے اس قیاس پر قائم رہنے
میں کوئی امر مانع نہیں معلوم ہوتا اس امر کا البتہ پتہ چلتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد
نواب کرناٹک اور پونہ کے متعلقہ مسائل کا تصفیہ انہیں کی وساطت سے ہوتا تھا۔

شیر جنگ کے سمدھی خاندوران درگاہ قلی خان سالار جنگ ناظم
اورنگ آباد بعض خاص وجوہ کی بناء پر غرہ رجب سنہ ۱۱۷۹ ہجری کو اپنی خدمت سے
علیحدہ ہو گئے اور اپنی جاگیر نظام آباد (اجنٹہ) میں سکونت اختیار کی ان کے
بعد اورنگ آباد کی صوبہ داری پر غلام سید خان سہراب جنگ معین الدولہ مامور
ہوئے اور ایک ہی سال کے اندر جب درگاہ قلی خان کا انتقال (بتاریخ ۱۸ ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۱۸۰ ہجری) ہو گیا تو پرگنہ ہرسول اور روالوج جواب تک درگاہ
قلی خان کی جاگیرات میں داخل تھے شیر جنگ پر (ذریعہ اسناد نمبر ۱۱ و ۱۲ مندرجہ
ضمیمہ (د) بحال ہوئے اور سند ہرسول میں ورثاء درگاہ قلی خان بھی شریک
ضمن کر دئے گئے جن میں علاوہ ان کے اولاد نرینہ کے ان کی صاحبزادی
اور نواسے بھی شامل تھے۔ تقریباً چار سال اورنگ آباد پر صوبہ داری کے
خدمات بجا لانیکے بعد معین الدولہ سہراب جنگ وہاں سے علیحدہ کئے گئے
اور ان کو قلعہ اوسہ میں جہاں کے وہ قلعدار تھے رہنے کا حکم ہوا اور

اورنگ آباد کی نظامت شیر جنگ کے سپرد ہوئی جس زمانہ میں شیر جنگ کو اورنگ آباد کی نظامت سرفراز ہوئی ہے وہ بہت ضعیف ہو گئے تھے اور بقول صاحب حدیقۃ العالم[1] یقیناً اپنی کبر سنی اور انحطاط قویٰ کے باعث اس امر کے متمنی تھے کہ اپنے اجداد کے طریقہ پر گوشہ نشین ہو جائیں۔ لیکن غفران مآب کے اصرار پر بالآخر نظامت قبول کرنے پر مجبور ہوے۔ عجب نہیں شیر جنگ نے ان امور کو مدنظر رکھ کر بھی نظامت کے قبول کرنے سے پہلو تہی کی ہو جن کی بنا د پر درگاہ قلی خان سالار جنگ اپنی خدمت سے سبکدوش ہوئے تھے۔

اس زمانہ میں رگھناتھ راؤ کی ظلم و زیادتی حد سے متجاوز ہو گئی تھی جس کی نسبت مرہٹہ سرداروں نے راجہ رام پنڈت اور بھکن خان کے ذریعہ بندگانعالی سے یہ استدعا کی کہ اگر حضور ارادہ فرمائیں تو ہم بھی شرکت کے لئے آمادہ ہیں۔ بندگانعالی نے رضامندی ظاہر کی اور اس کی سرکوبی کے لئے بہ نفس نفیس روانہ ہوے۔ رگھناتھ راؤ کرشنا سے ہوتا ہوا اورنگ آباد پہنچکر وہاں کے ناظم شیر جنگ سے مبلغ کثیر کا طلبگار ہوا۔ بندگانعالی اس کے تعاقب ہی میں لگے ہوے تھے

---

[1] حدیقۃ العالم مقالہ دوم صفحہ (۲۸۸)

جب انہوں نے اورنگ آباد کی سمت اپنی عنان عزیمت منعطف فرمائی تو رگھنا تھ راؤ وہاں سے نکل گیا اور شیر جنگ محفوظ رہ گئے۔ بندگانعالی ۲۳ صفر ۱۱۸۸ھ کو اورنگ آباد پہنچے اور درگاہ قلی خان سالار جنگ کے باغ میں نہفت افروزو قیام پذیر ہو کر شیر جنگ کی عزت افزائی فرمائی۔ یہ باغ اس زمانہ میں انہیں کے زیر نگرانی و حکومت تھا۔ بندگانعالی انہیں کے مہمان ہوے۔

نظامت اورنگ آباد پر پانچ سال عدالت و دادرسی اور غربا پروری و نیکنامی سے بسر کر کے ۱۱۸۹ھ میں رکن الدولہ کی شہادت کے ٹھیک پندرہ روز بعد شیر جنگ اس دار فانی سے رخصت ہوے۔ کسی مورخ نے تاریخ رحلت اس مادہ سے نکالی ہے (حیدر یار خان عادل) اورنگ آباد کے مقبرے میں جو انہیں کے نام سے موسوم ہے دفن ہوئے۔ وہ امیر باشان و شوکت تھے اور صاحب سخاوشجاعت رفیق پرور علما، دولت خیرات و مبرات میں زیادہ حصہ لیتے تھے بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو ان کے فیض عمیم سے فیضیاب نہ ہوے ہوں بقول صاحب حدیقۃ العالم عہد آصفجاہ ثانی کے اکثر اعیان و امراء باوجود اپنی علو مرتبتی کے ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو خرد و صغیر تصور کرتے تھے چنانچہ نواب رکن الدولہ اپنی مدار المہامی کے زمانے میں ان کو عمو صاحب کہتے تھے

غیور جنگ ابن شیر جنگ

اوران کو کچھ لکھنا ہوتا تو عرضی کی مد کھینچ کر لکھتے جیسا کہ چھوٹے بڑوں کو لکھا کرتے تھے

شیر جنگ بھی امرا کے ساتھ بزرگانہ شفقت سے پیش آتے تھے۔ شیر جنگ نے

دو فرزند چھوڑے۔ (۱) بڑے محمد صفدر خان غیور جنگ جن سے درگاہ قلی خان

سالار جنگ کی صاحبزادی منسوب تھیں۔ اور جو عالیجناب نواب یوسف علی خان

بہادر سالار جنگ کے چھٹی پشت کے دادا ہوتے ہیں (۲) چھوٹے تقی یار خان

ذوالفقار جنگ۔

شیر جنگ کے دونوں صاحبزادے اپنے والد کے عہد میں ہی بڑے

مدارج پر ترقی پا چکے تھے۔ دونوں کو ۱۱۷۸ھ و ۱۱۷۹ھ و ۱۱۸۰ھ میں بھی

پرگنہ پیری وایندورتی وپٹن و پرگنہ حویلی خجستہ بنیاد و گجویل سے جاگیریں

سرفراز ہو چکی تھیں۔

شیر جنگ کی اولاد کے حق میں پرگنہ گجویل سرکار میدک سے تنخواہ جاگیر

اجرا ہوئی تھی۔ اس سند کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ایک صاحبزادی

بھی تھیں جو سید حسین خان سے بیاہی گئی تھیں۔ اس سند میں حسب ذیل اسمائ

و مناصب کی تفصیل پائی جاتی ہے۔

(۱) تقی یار خان بہادر۔ سہ ہزاری ذات یکہزار سوار دو اسپہ۔

(۲) محمد جعفر خان مذکور (یعنے پسر تقی یار خان) پانصدی ذات پنجاہ سوار

(۳) سید حسین خان بہادر خویش منیر الملک بہادر۔ سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار دو اسپہ علم و نقارہ۔

ان صاحبزادی کا مزید حال معلوم کرنے میں کوئی کامیابی ہوئی اور نہ داماد کے متعلق کوئی کیفیت معلوم ہو سکی۔

شیر جنگ کی عمارات میں سے اب تک اورنگ آباد میں وہ عمارتیں یادگار ہیں جن کی تصویریں اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ ایک باغ شیر جنگ نے خاص کوشش و توجہ سے تیار کرایا تھا جو آج صرف ایک محصورہ قابل زراعت اراضی پر مشتمل ہے اور اسی سے ملحق بلکہ اس میں شامل وہ حصہ ہے جو مقبرۂ شیر جنگ کے نام سے موسوم ہے۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

قبر شیر جنگ

۸	نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان شیر جنگ	[illegible] دام	دوندگل	۲۹ رجب ۵ جلوس م سنہ ۱۱۸۵ھ	بمہر صمصام الدولہ دیوان نظام علی خان	از تغیر نیر الملک
۹	״ ״	[illegible] دام	وبھاری	״ ״	״ ״	از تغیر جادو رام
۱۰	״ ״	[illegible] دام	بٹیر	۲۹ رجب ۷ جلوس م سنہ ۱۱۸۰ھ	״ ״	از انتقال پرتاب ونت
۱۱	״ ״	[illegible] دام	والوج	۲۷ ذیقعدہ ۷ جلوس م سنہ ۱۱[illegible]ھ	״ ״	از انتقال خاندوران درگاہ قلی خان
۱۲	״ ״	[illegible] دام	ہرسول	״ ״	״ ״	״ ״
۱۳	״ ״	[illegible] دام	ہرسول	۷ جمادی الآخر ۱۰ جلوس م سنہ ۱۱۸۳ھ	״ ״	از تغیر ثابت خان
۱۴	״ ״	[illegible] دام	ٹانکلی	״ ״	״ ״	از تغیر جمنا راجہ
۱۵	״ ״	[illegible] روپیہ	ٹانکلی	غرہ رجب سنہ ۱۱۸۲ھ	بمہر رکن الدولہ دیوان نظام علی خان	از تغیر جمنا راجہ
۱۶	״ ״	[illegible] روپیہ ۱۳/	ہرسول	״	״ ״	عوض شاہ گڈھ۔ شاہ گڈھ تہور جنگ کی جاگیر تھی وہ محمد ابراہیم خان خلف محمد زبست خان کو بطریق آل تمغا سرفراز ہوگئی جس کے عوض میں اس سند کی رو سے ان کو چکل تھانہ اور موضع ماڈلے اور دریگاؤں سے نو ہزار دو سو پچیس روپیہ سوا تیرہ آنے کی جاگیر عطا ہوئی ۔

ضمیمہ (ج)

نقول اسناد متعلقہ حیدر یار خان نثیر جنگ

(ا)

بتاریخ روز چہار شنبہ یازدہم ذی قعدہ سنہ ۲۲ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۵۲ھ
مطابق برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج
دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے
ظفر پیرائے معارک جہاں ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرایر بادشاہی
رمز شناس مزاج دانی و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم
دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور
عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران
معرکۂ رزم امیر صایب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار بخشی الممالک
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار نوبت واقعہ نگاری خانہ زادان بارگاہ سپہر مانند گلاب جند

قلمی می گردد۔ حکم والا صادر شد که محمد حمید ولد محمد تقی از اصل و اضافه بمنصب شش
صدی ذات سرفراز باشد واقعه بتاریخ نهم ذیقعده سنه ۲۲ بموجب تصدیق یادداشت
قلمی شد۔

بیست و چهارم صفر سنه بیست و دوم جلوس مکرر بعرض معلی رسید
مشارالیه بمنصب دوصد و پنجاهی سرفرازی داشت ۵ جمادی الثانی سنه ۲۱
رساله میر بخشی تجویز بمهر آصف جاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار رسیده از
اصل و اضافه سه صدی تجویز نموده بعد معروض قدسی چهار صدی حکم شده و یادداشت
بعرض مکرر رسیده دریں ولا تجویز نامه بمهر آصف جاه نظام الملک بهادر فتح جنگ
سپه سالار درباب اضافه دوصدی دیگر رسیده منصب اصل سه صدی نوشته
و از روئے سررشته دفتر حضور منصب اصل چهار صدی دارد۔ درباب دادن
تصدیق شش صدی از اصل و اضافه هرچه حکم شود شرح دستخط بخشی الممالک آنکه تصدیق بدهند

شش صدی ذات

اصل	اضافه
یادداشت سابق ۲۵ جمادی الاول سنه ۲۲ سنه ۲۲ مبارک بعرض گذارشد چهار صدی ذات	دوصدی ذات

تحریر فی التاریخ شہر صدر

سنہ الیہ جلوس مبارک معلی

شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و
حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشور کشائی ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب
سرایر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع
یکرنگی و صفا ہمدم دل کشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے اخلاص کارفرمائے
سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان استظہار رجال
باعزم افتخار دلیران معرکۂ رزم امیر صایب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان
اقتدار بخشی الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقعہ نمایند

(۲)

نقل پروانہ مہر نواب مستطاب معلے القاب خورشید اشتہار نواب آصف الدولہ
سید محمد خان بہادر ظفر جنگ سپہ سردار و رکن الدولہ (لشکر خان)

" از قرار بتاریخ چہارم ربیع الاول سنہ ۱۱۶۶ھ آنکہ بدیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ رائچور سرکار مذکور صوبہ دارالظفر بیجاپور نوشتہ می شود مبلغ پنج ہزار و سیصد و نود و نہ روپیہ دوازدہ آنہ از پرگنہ مذکور از انتقال فاضل بیگ خان بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت بسالت و معالی منزلت خان صداقت نشان حیدر یار خان بہادر تنخواہ شدہ باید کہ بعامل خان مذکور رجوع مال واجب از روئے راستی و درستی بروقت و ہنگام ادا می نمودہ باشند و از سخن حسابی و صلاح و صواب دید او برون نروند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرح سوال آنکہ دیہات پرگنہ رائچور سرکار مذکور صوبہ دارالظفر بیجاپور از انتقال فاضل بیگ خان بجاگیر حیدر یار خان بہادر تنخواہ شد در باب نوشتن پروانہ ماضی ہرچہ امر۔ صح سمالوہ ۱۲/ روپیہ کامل

(۳)

دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد بدانند۔ مبلغ نہ لک و چہل و پنج ہزار و ہشت صد وام از پرگنہ مذکور از محال نواب مغفرت مآب حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ دیوان دکن تنخواہ شدہ باید کہ

محال مزبور را تیصرف گماشتہ خان معزالیہ واگزارند و بعد ازین کہ سند تنخواہی موافق

ضابطہ برسد بدآں موجب بعمل آرند سوم جمادی الآخر سنہ ۶ قلمی شد

مقرر اضمن از پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد از محال مغفرت مآب

بجاگیر شہامت وعوالی مرتبت منیرالدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ

گردیدہ باید کہ محال مذکور رابعہدہ خان معزالیہ واگزارند و بعد رسیدن تنخواہ موافق

ضابطہ بعمل آرند ۔ [illegible]

شرح فرد از قرار بتاریخ سیوم جمادی الثانی سنہ ۶ آنکہ وکیل منیرالدولہ

حیدر یار خان بہادر شیر جنگ التماس دارد کہ از پرگنہ دوندگل وغیرہ بجاگیر موکل عوض

گذاشت دام ہائے پرگنہ والوج وغیرہ وتتمہ طلب تنخواہ مرحمت شود لہذا کیفیت

طلب وتنخواہ خان مذکور درذیل ومحال محرف بقلم آمدہ تیشش ہزاری ذات ۶ ماہہ

ہفت ہزار سوار ۔

طلب

[illegible]

[illegible] منہا خوراک دواب

[illegible] منہا تنخواہ از پرگنہ ظفر نگر وبھونگرون وغیرہ بموجب ذیل

محال ملتمسہ خان مذکور از پرگنہ دوندگل وغیرہ

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت امیر الممالک مدار الملک آصف الدولہ سید محمد خان بہادر ظفر جنگ سپہ سردار آنکہ تنخواہ نمایند۔ شرح بخط آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر شہاب الدین خان عرف میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ شانزدہ ہزار و ہشت صد و بیست روپیہ

شرح دستخط نواب مستطاب آنکہ صاد امیدوار است سند فوجداری بقدر جاگیر مرحمت شود۔

پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد منجملہ محال

ازاں کے مسلی سرکار صوبہ محمد آباد از دفتر دیوانی سرکار بجاگیر میر محمد حسین خان تنخواہ شدہ بود دریں ولا در سرکار ضبط شدہ

تتمہ طلب

عوض پرگنہ والوج وغیرہ کہ می گذارد

پرگنہ مذکور سرکار دولت آباد

انکیون سرکار جالنہ پور

پرگنہ سیونی سرکار بیتال واری

پرگنہ وبھاری سرکار ایضاً

سررشتہ دیدہی از ابتدائے تسخیر ملک بدفتر رسیدہ

از سنہ ۱۱۶۵ فصلی از سدس خریف توشقان ییل

(۴)

اصل - ؎ لک دام　　　　اضافہ ؎

مہر سید محمد خان ظفر جنگ (بالقابہ)　　　　محمد حیدر یار خان شیر جنگ

دیسمکھان و دیسپانڈیاں ومقدمان و رعایاء مزارعان پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد بدانند - مبلغ ہشت لک و نود و شش ہزار دام از پرگنہ مذکور از محال مغفرت مآب حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر شہامت و وزارت مرتبت بسالت وابہت منزلت مدار المہامی نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شد باید کہ محال مذبور را بتصرف گماشتہ خان معزالیہ واگذارند و بعد ازینکہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند نوز دہم شعبان المعظم سنہ ۶ قلمی شد -

ضمن نویسند -

مقرراضمن از پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد از محال مغفرت مآب بجاگیر شہامت و وزارت مرتبت بسالت وابہت منزلت مدار المہامی نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ گردید باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان معزالیہ واگذارند و بعد رسیدن سند تنخواہ موافق ضابطہ بعمل آرند

لہ ؏ ماک عرو
مقررہ دام

اضافہ	اصل
عہ للعہ دام	صہ للدام

(۵)

نقل پروانہ بمہر نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت امیر الممالک مدار الملک آصف الدولہ سید محمد خان بہادر ظفر جنگ سپہ سردار و بمہر وزارت مرتبت مدار المہامی منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ۔

از قرار بتاریخ بیست و نہم رمضان المبارک سنہ ۶ آنکہ دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد بدانند۔ مبلغ دوازدہ ہزار و یک صد دام از پرگنہ مذکور از محال نواب مغفرت مآب حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر شہامت و وزارت مرتبت بسالت و ابہت منزلت مدار المہامی منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ باید کہ محال مسطور را بتصرف گماشتہ خان متعالیہ واگذارند و بعد ازین کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند۔

درباب آوردن پروانہ دامی از حضور پرنور و تنیاری سند تمنی بمیعاد شش ماہ داغنامہ موجودات تابینان بمیعاد چہار ماہ محلکا۔ تحریر ۱۹ ر رمضان سنہ ۶ بدفتر رسید

مقرر ا ضمن از پرگنه دوندگل سرکار محمد نگر صوبه فرخنده بنیاد از محال نواب

مغفرت مآب بجاگیر شهامت و وزارت مرتبت بسالت وابهت منزلت

مدار المهامی منیر الدوله حیدر یار خان بهادر شیر جنگ بطریق عهده تنخواه گردیده باید که

محال مذکور را بعهده خان منعز الیه واگذارند و بعد رسیدن سند ثنی موافق ضابطه بعمل آرند

شرح فرد از قرار بتاریخ بیست و هفتم رمضان سنه ۶ آنکه سابق بر طبق

پروانگی بمهر امیر الامرا بهادر بسالت جنگ مبلغ یازده هزار و دوصد روپیه از پرگنه

دوندیگل سرکار محمد نگر صوبه فرخنده بنیاد از محال سرکار و موضع میدچلا وغیره به منیر الدوله

حیدر یار خان بهادر شیر جنگ تنخواه شده در یں ولا نقل پروانگی مهری امیر الامرا

بهادر که برائے پروانجات ببضی بقید جمع و اسم موضع بدفتر دیوانی سرکار رفته بود بمهر

حسام الدوله بهادر شوکت جنگ بدفتر رسیده از آں جمع مواضع یازده که از وسی

صد و پنجاه و یک روپیه مندرج است دریں صورت یک صد و پنجاه و یک روپیه

افزود ظاهر شده وکیل منیر الدوله بهادر التماس دارد که پروانجات ببضی از دیوانی

سرکار حاصل شد و مبلغ افزود که بنا بر نبودن سر رشته دهی بدفتر دیوانی کن

ظاهر نگشته بنا بر رفع شرکت تنخواه مرحمت شود ۔

لہ عـ سالہ صـ ؎ دراصل پروانگی امیر الامرا بهادر بمهر حسام الدوله رسیده بقلم داد

میدچلا	کمرولہ	راول کول	نوبت پلی
للعہ صماء	الملکہ صد	ہم ما ر صہ	الکا یعہ

لہ عہ ماہ سابق بہ نیر الدولہ بہادر تنخواہ شدہ

اصل	اضافہ
معہ صماء	للعہ سماء

(۶)

بمہر نظام علی خان و میر عبد الحی خان صمصام الدولہ

دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد بدانند ۔ مبلغ بیست و سہ ہزار و یک صد و ہفتاد و چہار روپیہ از پرگنۂ مذکور از تغیر نیر الملک کہ بضبط سرکار در آمدہ بود بجاگیر نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بدستور سابق تنخواہ شد باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ خانِ معز الیہ واگذارند و بعد ازین کہ سند موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند بیست و نہم صفر المظفر سنہ ۵ جلوس معلی قلمی شد ۔

(۷)

نقل پروانہ بمہر صمصام الملک صمصام الدولہ عبد الحی خان دیوان دکن از قرار تاریخ بست و نہم رجب سنہ ۵ جلوس معلی

دیسکھان و دیسپانڈیان پرگنہ حویلی خجستہ بنیاد سرکار دولت آباد صوبہ
خجستہ بنیاد بدانند مبلغ سہ لک و پنجاہ و نہ ہزار و ہشت صد دام از پرگنہ مذکور
از تغیر درگاہ قلی خان حسب الضمن بطریق عہدہ در وجہ انعام متعلقان نیر الملک
نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بلاقید قسمت و اسامی تنخواہ شدہ باید کہ محال
مذکور را بتصرف گماشتہ متعلقان خان معز الیہ واگذارند و بعد ازینکہ سند تنخواہی موافق
ضابطہ برسد بدآن موجب بعمل آرند ۔

مقرر ضمن از پرگنہ حویلی خجستہ بنیاد سرکار دولت آباد صوبہ خجستہ بنیاد از
تغیر درگاہ قلی خان در وجہ انعام متعلقان نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر
شیر جنگ بلاقید اسامی و قسمت بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بعہدہ
متعلقان خان مشار الیہ واگذارند و بعد رسیدن سند مثنی موافق ضابطہ بعمل آرند

شرح دستخط نظام علیخان آنکہ سند بدہند

عہ مارعہ
۱۲/
سعہ دام

بربناء التماس وکیل متعلقان نیر الملک حکم نظام علیخان شد
سند انعام بدستور سابق بلاقید قسمت و اسامی بنام موکل ہا مرحمت شود لہذا کیفیت

انعام محرف بقلم آمده چنانچه گوشوارهٔ افراد تنخواه جاگیر منصبداران وسوال اہل خدمات و دیہات واراضی انعام بطریق آل تمغا با فرزندان بگز الٰہی وغیرہ ویومیہ بلاقصور وغیرہ ۔ بست وہفتم رجب ۔ شہ بنظر نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت یاروفادار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر فتح جنگ سپہ سالار گذشت ۔ بر پیشانی دستخط مزین شدہ سند بدہند ۔ و بر لفظ آل تمغا با فرزندان بگز الٰہی وغیرہ ویومیہ بلاقصور وغیرہ ہرچہ مقرر شود صاد و بر مبلغ کل دستخط شدہ ، تنخواہ نمایند ، وکیل درباب سند التماس دارد ۔

کیفیت از روئے سررشتہ دفتر این است کہ از پرگنہ حویلی خجستہ بنیاد سرکار دولت آباد صوبۂ مذکور در وجہ انعام متعلقان نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بلاقید قسمت واسامی مقرر بود ۔ من بعد بجاگیر موتمن الملک بہادر تنخواہ شدہ بود دریں ولا پروانگی بشرح صدر رسیدہ و پروانہ بیضی دومہری حاصل ساختہ

صہ ماہ عہ
۱۴ /
یے للہ
لوحہ دام

از سدس خریف ییچی ئیل ۱۱۷۰ ف
عن موضع جنواڑہ مع سیری در بست

(۸)

مہر نظام علی خان   بر ناصیہ   و مہر صمصام الملک میر عبدالحی خان بر حاشیہ

دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ

فرخندہ بنیاد بدانند

مبلغ دہ لک و نود و سہ ہزار چہار صد دام از پرگنہ مذکور از تغیر منیر الملک حسب

الضمن بطریق عہدہ بجاگیر منیر الملک منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شد

باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ خان معز الیہ واگذارند و بعد از نیکہ سند تنخواہی

موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند. ببیست و نہم رجب المرجب ۵ جلوس

معلی قلمی شد۔

مقرر الضمن از پرگنہ سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد از تغیر منیر الملک بجاگیر

منیر الملک منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ

محال مذکور را بعہدۂ خان مشارٌالیہ واگذارند و بعد رسیدن سند ثنی موافق ضابطہ

بعمل آرند۔

للعہ للوصہ   منہا تخفیف   للعہ لک   مقدار دام   ۴/   دام

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت یار وفادار
آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ
تنخواہ نمایند

شرح فرد از قرار بتاریخ بیست و ہفتم رجب ۵ سنہ مشروحاً در پروانہ پرگنہ حویلی خجستہ
بنیاد داخل است

لو اسماء ... اللہ دام   از سدس خریف یچی ئیل ۱۱۷۴ سنہ فصلی لا

(۹)

مہر نظام علی خان بر ناصیہ   و   مہر صمصام الملک میر عبد الحی خان برحاشیہ

دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ وبھاری سرکار جالنہ پور
صوبہ خجستہ بنیاد بدانند

مبلغ سہ لک دام از پرگنۂ مزبور از تغیر جادو رام حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر
نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ باید کہ محال مزبور را
بتصرف گماشتہ خان معزالیہ واگذارند و بعد از ینکہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد
بدان موجب بعمل آرند۔ بیست و نہم رجب المرجب ۵ سنہ جلوس معلی قلمی شد
ضمن نویسند

مقرراضمن ازپرگنہ وبھاری سرکار جالنہ پور صوبہ خجستہ بنیاد از تغیر جادو رام بجاگیر نیرالملک نیرالدولہ حیدریار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان مشارٌالیہ واگذارند وبعد رسیدن سند ثنی موافق ضابطہ بعمل آرند

للعصمہ ملاحظہ

معاطل دام

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت یار وفادار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ تنخواہ نمایند

شرح فرد از قرار بتاریخ بیست و ہفتم رجب سنہ مشروحاً درپروانہ پرگنہ جویلی خجستہ بنیاد داخل است

ازسدس خریف بیچی ئیل سنہ ۱۱۷۴ فصلی عن موضع گھوڑی گانو ے للہ دام

(۱۰)

برناصیہ مہر نظام علی خان وبرحاشیہ مہر عبدالحی خان صمصام الدولہ

دیسمکھان ودیسپانڈیان ومقدمان ورعایا ومزارعان پرگنہ بٹر سرکار مذکور صوبہ خجستہ بنیاد بدانند

مبلغ دولک وپنجاہ وچہار ہزار دام از پرگنہ مذکور از انتقال پرتاب ونت

وچوکیات چہل دوئے شاہ گڈہ محال خالصہ شریفہ حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شد باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ خان معز الیہ واگذارند و بعد از آنکہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدآن موجب بعمل آرند بیست و نہم رجب المرجب سنہ جلوس معلی قلمی شد

مقرر الضمن از پرگنہ بیڑ سرکار مذکور صوبہ خجستہ بنیاد از انتقال پرتاب ونت و چوکیات چہل دو شاہ گڈھ محال خالصہ شریفہ بجاگیر نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان معز الیہ واگذارند وبعد رسیدن سند ثنی موافق ضابطہ بعمل آرند

شرح فرد از قرار بتاریخ بست و ششم رجب سنہ آنکہ فقرہ گوشوارہ تنخواہ جاگیر منصبداران وغیرہ آنکہ نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ قصبہ شاہ گڈہ عملہ پرگنہ بیڑ معہ مال و سایر وچہل دو وغیرہ در بست ۔

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت یار وفادار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار

آنکہ تنخواہ نمایند دستخط نظام علی خان

ماہ عال

صح

۱۳

قصبہ شاہ گڈھ محال درپروانگی

اعلالہ معہ

۹/

چوکیات چہل دو شاہ گڈھ محال خالصہ شریفہ

لالہ ہے

۴/

۱۳ھ

سایر چہل دو خلد آباد سرکار دولت آباد

صوبہ خجستہ بنیاد محال خالصہ شریفہ

الصما

شرح فرد سوال مطابق مرقوم ۲۷ رجب سنہ آنکہ پروانگی بمہر رکن الدولہ میر موسیٰ خان بہادر احتشام جنگ مرقوم غرۂ رجب سنہ ۱۱۸۰ہجری بدفتر رسیدہ امر شد کہ قصبہ شاہ گڈھ عملہ پرگنہ بیڑ معہ مال وسایر چہل و دو غیرہ در بست بجمع کامل سہ ہزار و دو صد و دو روپیہ سیزدہ آنہ پاؤ بالا وسایر چہل دو خلد آباد یک ہزار و پانصد روپیہ صوبہ خجستہ بنیاد بموجب تفصیل ذیل بجاگیر نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ فدوی درگاہ ڈول موافق ضابطہ از نظر بگذراند لہذا کیفیت طلب نیر الملک بہادر در ذیل وکیفیت قصبہ شاہ گڈھ وغیرہ محرف بقلم آمدہ بود وبست وششم رجب سنہ گوشوارۂ تنخواہ جاگیر منصبداران وغیرہ بنظر نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت یار وفادار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ

میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار گذشت دستخط مرین شدہ تنخواہ نمایند وکیل بر طبق دستخط برائے سند التماس دارد۔

ہفت ہزاری ذات، ماہیہ ہفت ہزار سوار علم و نقارہ ۔ طلب [illegible]

منہا خوراک دواب [illegible] منہا تنخواہ [illegible]

حویلی خجستہ بنیاد — ہرسول سرکار دولت آباد — ظفرنگر سرکار جھکر صوبہ برار

دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد — اوچھاندی سرکار بھونگیر صوبہ فرخندہ بنیاد — بھونگیر سرکار و صوبہ ایضاً

بیمگل سرکار و صوبہ ایضاً — مرکویل سرکار و صوبہ ایضاً — شاہ نگر سرکار و صوبہ ایضاً

ایندورتی سرکار

ازروے سررشتہ دفتر کیفیت قصبہ شاہ گڈہ وغیرہ بموجب ذیل است

اریر گنہ بڑ سیر سرکار مدکور صوبہ خجستہ بنیاد — سایر جہیل دوئے خلد آباد صوبہ خجستہ بنیاد محال خالصہ شریفہ کہ تعلق بہ کروڑہ خجستہ بنیاد دارد و نیز در پروانگی بقلم دادہ

قصبہ شاہ گڈہ محال پرتاونت متوفی کہور
پروانگی بقلم دادہ در جاگیر راجہ مانسنگہ راؤ سوبہ کر تنخواہ
بود در سرکار ضبط است

لکہ لعہ
اعـــ
۹

چوکیات چہل دوئے شاہ گڈہ کہ بتعہد مبلغ ہشت صد و
سی و یک روپیہ چہار آنہ مقرر بود آیندہ معاملت
از دیوانی سرکار بتعمل می آید محال خالصہ شریفہ

لکہ لہ سہ
۴

لعہ للــ
سماو یعہ
ـــــ

عوض جاگیر پرگنہ خجستہ بنیاد وغیرہ
سما لہ سہ

تتمہ طلب
لعہ للــ
مار و سہ

یک للــ از ثلث خریف ایت ئیل ۱۱۷۶ فصلی
للوصــ

بر ناصیہ مہر نظام علی خان
بر حاشیہ مہر میر عبد الحی خان صمصام الدولہ

(۱۱)

دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ والوج سرکار دولت آباد
صوبہ خجستہ بنیاد بدانند

مبلغ یک لک و چہل و پنج ہزار و سہ صد دام از پرگنہ مذکور را از انتقال خاندوران
حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت منیر الملک منیر الدولہ حیدر
یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ بہادر موصوف
واگذارند و بعد ازین کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند

بیست و ہفتم ذی قعدہ سنہ جلوس معلی قلمی شد

مقرر ضمن از پرگنہ والوج سرکار دولت آباد صوبہ خجستہ بنیاد از انتقال خانہ زادان

بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت منیر الملک منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ

بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان معزالیہ واگذارند و بعد رسیدن

سند ثنی موافق ضابطہ بعمل آرند ۔

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب

خورشید اشتہار رکن السلطنت یار وفادار

آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ

میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار

آنکہ تنخواہ نمایند

موافق دہ بدہی

مقرر ادام

تخفیف

از تلثان ربیع تنگوزئیل سنہ ۱۱۷۶ فصلی

دام

موضع بے پرکہندہ دربست ۔

شرح فرد از قرار بتاریخ بیست و پنجم ذیقعدہ سنہ مشروحاً در پروانہ پرگنہ

ہر سول داخل است

مہر میر عبدالحی خان صمصام الملک بر حاشیہ — مہر نظام علی خان بر ناصیہ

دیسمکهان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ ہرسول سرکار دولت آباد و صوبہ خجستہ بنیاد بدانند

مبلغ چہار لک و پنجاہ ہزار و ہشت صد دام از پرگنہ مذکور از انتقال خاندوران حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شد باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ بہادر موصوف واگذارند و بعد از ین کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدآن موجب بعمل آرند بیست و ہفتم ذیقعدہ سنہ جلوس معلی قلمی شد۔

مقرر الضمن از پرگنہ ہرسول سرکار دولت آباد خجستہ بنیاد از انتقال خاندوران بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ گردید باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان معز الیہ واگذارند و بعد رسیدن سند ثبتی موافق ضابطہ بعمل آرند

تحفیف ـ [illegible] روپیہ [illegible] دام [illegible] دام

شرح فرد از قرار تاریخ بیست و پنجم ذیقعدہ سنہ آنکہ فقرہ گوشوارہ تنخواہ جاگیر

منصبداران برطبق پروانگی برکن الدوله بهادر آنکه از آنچه منیر الملک منیر الدوله حیدریار خان بهادر شیر جنگ از محال ذیل سرکار دولت آباد صوبہ خجستہ بنیاد از انتقال خان دوران

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتهار رکن السلطنت یار وفادار آصف جاه نظام الملک میر نظام علی خان بهادر فتح جنگ سپه سالار

آنکه عـ ۱۴ تنخواه نمایند۔

هرسول ۱۴ والوج اعـ

شرح فرد سوال مطابق مرقوم بیست وششم ذیقعده ۷ سنه آنکه پروانگی بمهر رکن الدوله میر موسی خان بهادر احتشام جنگ تحریر ہفتدہم رمضان ۸۰ سنه ۱۱ ہجری بدفتر رسیده امر شد که مبلغ سی وہشت ہزار وہشت صد ونود وشش روپیه پانزده آنه جمع کامل از پرگنه حویلی هرسول وغیره سرکار دولت آباد صوبه خجسته بنیاد وبرار بالا گهاٹ بجاگیر منیر الملک منیر الدوله حیدر یار خان بهادر شیر جنگ وغیره از محال خان دوران بهادر مرحوم بورثه بتفصیل ذیل تنخواه گردیده فدوی درگاه ڈول موافق ضابطه نوشته از نظر بگذراند لهذا کیفیت طلب منیر الملک بهادر در ذیل ومحال برطبق پروانگی محرف بقلم آمده بود بیست وپنجم ذیقعده ۷ سنه

فرد گوشواره تنخواه جاگیر منصبداران بنظر نواب مستطاب معلی القاب خورشید

استہار رکن السلطنت یار وفادار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر فتح جنگ سپہ سالار گذشت دستخط مزین شد تنخواہ بنمایند وکیل بہادر مذکور برائے سند التماس دارد۔

ہفت ہزاری ذات، ماہہ	معہ سوار علم ونقارہ۔
طلب روپیہ	منہا خوراک دواب
	منہا تنخواہ
حویلی خجستہ بنیاد	ہر سول سرکار دولت آباد صوبہ ایضاً
پرگنہ	پرگنہ
بیڑ سرکار مذکور صوبہ خجستہ بنیاد	خلد آباد سرکار دولت آباد صوبہ ایضاً
پرگنہ	پرگنہ
ظفر نگر سرکار مہکر صوبہ برار	دوندگل سرکار محمد نگر صوبہ فرخندہ بنیاد

پرگنہ

اودیری سرکار بھونگیر صوبہ ایضاً

اعملہ ۶

پرگنہ

تنکل سرکار صوبہ ایضاً

الماًلو ۶

پرگنہ

بھونگیر سرکار نذکور صوبہ ایضاً

ہمالہ ۶

پرگنہ

ایندورتی سرکار دیورکنڈہ صوبہ ایضاً

تتمہ طلب

محال برطبق پروانگی صدر لو لکا ۶ ازین جملہ بتفصیل ذیل ملکالو ۶ کامل ہمالے عو منہا بنام محمد صفدر خان بہادر وغیرہ تنخواہ شد

محمد صفدر خان بہادر غیور جنگ عن موضع جوگہ پرگنہ ہرسول

صمالولو ۶

امام قلی خان بہادر وغیرہ پسران سالار جنگ علحدہ از پرگنہ اونڈے گانو

لماعو ۶

نتھڑیار بیگ خان وغیرہ از پرگنہ دھاریہ سرکار بتیال والہی صوبہ برار

صم روپیہ

برائے تنخواہ منیر الملک بہادر

صمالو ۶

(۱۳)

مہر نظام علیخان بر ناصیہ و بر حاشیہ مہر صمصام الملک عبد الحی خان

دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ ہرسول سرکار دولت آباد خجستہ بنیاد بدانند ۔ مبلغ سہ لک وسی ہزار دام از پرگنہ مذکور محال راجہ نراین داس کہ از تغیر مانخان یافتہ حسب الضمن بطریق عہدہ جاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شد باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ خان معز الیہ واگذارند و بعد ازین کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند ۔ ہفتم جمادی الآخر سنہ ۔ جلوس معلی قلمی شد ۔

(شرح) ضمن نویسند

مقرر ضمن از پرگنہ ہرسول سرکار دولت آباد صوبہ خجستہ بنیاد محال راجہ نراین داس کہ از تغیر مانخان یافتہ بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان معز الیہ واگذارند و بعد رسیدن سند تنخواہ موافق ضابطہ بعمل آرند ۔

شرح فرد از قرار بتاریخ بست و چهارم جمادی الاول ۱۲۰۰ھ آنکہ پروانگی بمہر رکن الدولہ میر موسیٰ خان بہادر احتشام جنگ مرقوم ہیجدہم ربیع الثانی ۱۲۰۰ھ ۸۳ ہجری بدفتر رسیدہ امر شد کہ دیہات ذیل از پرگنہ ہرسول و پرگنہ تالکلی سرکار دولت آباد خجستہ بنیاد بجمع کامل نہ ہزار و یک صد و ہشتاد و ہفت روپیہ یازدہ آنہ عیوض قصبہ شاہ گڈہ بجاگیر منیر الملک منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شد فدوی درگاہ ڈول موافق ضابطہ نوشتہ از نظر بگذرانند لہذا کیفیت منیر الملک بہادر در ذیل و محال بر طبق پروانگی محرف بقلم آمدہ۔

ہفت ہزاری ذات، ماہیہ ہفت ہزار سوار علم و نقارہ۔ طلب

[illegible] منہا خوراک دواب [illegible] باقی [illegible]

[illegible] منہا تنخواہ بموجب ذیل۔

صوبہ خجستہ بنیاد [illegible]

پرگنہ حویلی خجستہ بنیاد	پرگنہ ہرسول
[illegible]	[illegible]
۱۰/	۱۰/

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت یار وفادار
آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ سپہ سالار
آنکہ تنخواہ نمایند

(۱۴)

برناصیہ مہر نظام علی خان و برحاشیہ مہر صمصام الملک میر عبد الحی خان

دیسمکھان و دیسپانڈیان و رعایا و مزارعان پرگنہ تانکلی سرکار دولت آباد صوبہ
خجستہ بنیاد بدانند مبلغ سہ لک دام از پرگنہ مذکور از تغیر راجہ جمنا بہادر وغیرہ
حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان
بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ باید کہ محال مزبور را بتصرف گماشتہ خان معز الیہ
واگذارند و بعد ازین کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد بدان موجب بعمل آرند ہفتم
جمادی الآخر سنہ ۱ جلوس معلی قلمی شد

شرح فرد از قرار بتاریخ بیست و چہارم جمادی الاول سنہ ۱ مشرح حاشیہ پروانہ پرگنہ
ہر سول داخل است

(تجویز) ضمن نویسند۔

مقرر الضمن از پرگنہ تانکلی سرکار دولت آباد صوبہ خجستہ بنیاد از تغیر جمنا بہادر وغیرہ

بجاگیر شہامت و عوالی مرتبت نیر الملک نیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ بطریق
عہدہ تنخواہ گردیدہ باید کہ محال مذکور را بعہدہ خان معز الیہ واگذارند و بعد رسیدن
سند ثمنی موافق ضابطہ بعمل آرند۔

للعہ سہامہ ۱۱ مقررہ دام للعہ للہ ملکہ دام للہ ملکہ منہا تخفیف

شرح محلکا مشروحاً در پروانہ پرگنہ ہرسول داخل است۔

شرح دستخط نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار رکن السلطنت
یار وفادار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ
سپہ سالار آنکہ تنخواہ نمایند

شرح فرد از قرار بتاریخ بیست و چہارم جمادی الاول سنہ مشروحاً
در پروانہ پرگنہ ہرسول داخل است
سے للہ از پنج سدس خریف او دیل ۱۱۷۶ ف

درگانوں
سہا للہ دام

باولی
للولو للہ سما للہ دام
مار منہا تخفیف

سہ	الٰہ
للہ	
ایمال	
دام	

سرشکن وغیرہ	بیض
دام	

(۱۵)

نقل پروانہ بمہر دیوانی مرقوم غرہ رجب المرجب سنہ ۱۱۸۲ھ

بدیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ تانکلی سرکار دولت آباد

موضع باولی و دریگاؤں عملہ پرگنہ مذکور بجمع کامل چہار ہزار و سہ صد و ہفت روپیہ یازدہ آنہ از تغیر راجہ جمنا راؤ بموجب جاگیر منیر الملک منیر الدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ باید بمجرد ورود این نوشتہ از عامل بہادر مذکور رجوع بودہ ادائے مال واجب بروقت و ہنگام می نمودہ باشند بہیچ وجہ

بخلل وانحراف نورزند درین باب تاکید و قدغن بلیغ دانسته حسب المرقوم بعمل آرند

(۱۶)

نقل پروانہ بمہر رکن الدولہ مرقوم غرہ رجب سنہ ۱۱۸۲ھ

بدیسمکھان وغیرہ پرگنہ ہرسول وغیرہ محالات سرکار دولت آباد قصبہ چیکل ٹھانہ وغیرہ دیہات عملہ پرگنہ مذکور وغیرہ جمع کامل نہ ہزار و دوصد وبست و پنج روپیہ سیزدہ آنہ پاؤ بالاکہ تفصیلش برپشت پروانہ بقلم آمدہ عوض شاہ گڈھ بجاگیر نیرالملک نیرالدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ تنخواہ شدہ۔

مقرر اضمن بموجب سوال دستخطی آنکہ وکیل نیرالملک نیرالدولہ حیدر یار خان بہادر شیر جنگ التماس دارد کہ قصبہ شاہ گڈھ دروبست معہ سایر وچہل دو بجاگیر موکل کہ تنخواہ بود بہ محمد ابراہیم خان بہادر خلف رستم خان بہادر بطریق انعام تنخواہ شد الحال از فضل وکرم امیدوار است کہ محالات مفصلہ ذیل از پرگنہ ہرسول وغیرہ سرکار دولت آباد صوبہ خجستہ بنیاد جمع کامل مبلغ نہ ہزار و دوصد وبست و پنج روپیہ سیزدہ آنہ پاؤ بالا بجاگیر موکل تنخواہ شود تا دستخط شدن سوال وحصول سند موافق ضابطہ بالفعل سند دیوانی مرحمت گردد

درین باب ہر چہ امر

لعم مارح عمہ کامل
۱۳

شرح دستخط رکن الدولہ میر موسیٰ خان ۔

قصبہ چکل ٹھانہ پرگنہ ہرسول محال راجہ نراین داس کہ در سرکار ضبط و سپرد سکندر جنگ بہادر است

للعم بمکا عمہ
۲

موضع باولی و دیگانوں پرگنہ ٹانکلی محال از تغیر راجہ جمنا راو بہادر وغیرہ

للعم بمامعہ کامل
۱۱